وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

اللہ کی خوشنودی کے لئے جب حج وعمرہ کی نیت کرو تو اسے پورا کرو

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

اعمالِ عمرہ

قدم بہ قدم

تحقیق وتالیف

قاری محمد کرم داد اعوان

پرنسپل دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ) جامع مسجد بلال گلشنِ حیات پارک

نزد شاہدرہ موڑ لاہور۔ 0333-4856902

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

اللہ کی خوشنودی کے لئے جب حج وعمرہ کی نیت کرو تو اسے پورا کرو

قدم بہ قدم

اعمالِ عمرہ

تحقیق وتالیف

قاری محمد کرم داد اعوان

تحفہ برائے حجاجِ کرام

دار الفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مسجد بلال گلشن حیات پارک نزد شاہدرہ موڑ لاہور

موبائل نمبر 0333-4856902

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ

اللہ کی خوشنودی کے لئے جب حج وعمرہ کی نیت کروتو اسے پورا کرو

اعمالِ عمرہ
قدم بہ قدم

تحقیق وتالیف
قاری محمد کرم داد اعوان

تحفہ برائے زائرین عمرہ

جامع مسجد بلال دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
گلشنِ حیات پارک شاہدرہ موڑ لاہور

جملہ حقوق عام ہیں

اس کتاب کو من وعن چھپوانے کی اجازت ہے تحریر میں
ردو بدل کرنے کی اجازت نہیں ہے

_____نام کتاب_____

اعمالِ عمرہ قدم بہ قدم

_____ تحقیق وتالیف_____

قاری محمد کرم داد اعوان

_____ سیٹنگ + پرنٹنگ_____

مقصود گرافکس اُردو بازار لاہور۔0321-4252698

تعداد:.......1000

اشاعت اوّل:....... یکم جنوری 2019

کتاب مفت ملنے کا پتہ

خادم الحجاج ومصنف: قاری محمد کرم داد اعوان
محمد عمر اعوان۔قاری وحافظ محمد حامد اعوان
جامع مسجد بلال ومدرسہ دار الفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
گلشن حیات پارک نزد شاہدرہ موڑ لاہور۔0333-4856902

زائرین عمرہ سے التجاء

آپ جب اس کتاب سے استفادہ کریں تو بیت اللہ شریف اور روضتہ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر میرے والد محترم جناب اصغر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میری والدہ مرحومہ و مغفورہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ اِن کو جنت الفردوس میں جگہ فرمائے۔

آپ کی دعاؤں کا طلب گار
اور اللہ کی رحمت کا اُمیدوار

امتیاز احمد عفی عنہٗ

زائرین عمرہ سے گزارش

سفر شروع کرنے سے پہلے کتاب اول تا آخر مطالعہ کریں جہاں سے کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو خود آ کر یا فون کر کے پوچھ لیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے زائرین حرمین شریفین کی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور غائبانہ طور پر ہر مقام سے متعارف ہو جائیں گے اور حرمین میں پہنچ کر کتاب میں تحریر کردہ مناظر جب آپنی آنکھوں سے دیکھیں گے نہ صرف ان کی تشنگی دور ہو گی بلکہ بے حد مسرور ہونگے اور وہ محسوس کریں گے کہ وہ ایسی جگہوں پر آئے ہیں جنہیں وہ پہلے ہی جانتے ہیں آپ سے گذارش ہے کہ حاضری وزیارت سے واپسی پر اپنی گراں قدر رائے سے ضرور نوازیں اور اس کتاب کی افادیت کے بارے میں مزید اضافہ کی کوئی تجویز ذہن میں آئے اُس سے تحریری طور پر آگاہ فرمائیں تاکہ کتاب کو مزید مفید اور جامع بنایا جاسکے۔

آپ سے خصوصی گذارش: اگر اللہ نے آپ کو دنیاوی مال سے مالا مال کیا ہے تو یہ کتاب چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم فرمائیں۔

دعا گو!

قاری محمد کرم داد اعوان عفی عنہٗ

فہرست

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
1	یہ تلبیہ کثرت سے پڑھیں	9
2	تلبیہ میں اضافہ کے الفاظ	9
3	سبب تالیف	10
4	سفرِ عمرہ میں نیت کا جائزہ	13
5	توبہ کا مستحب طریقہ	15
6	والدین سے اجازت	15
7	عمرہ کی فضیلت	17
8	حج وعمرہ میں فرق	19
9	میقات عمرہ	20
10	تنبیہ	24
11	احرام باندھنے کا طریقہ	24
12	احرام اور مسائلِ احرام	26
13	واجبات احرام	27
14	ممنوعات احرام	27
15	مکروہ باتیں جو حالتِ احرام میں نہ کی جائیں	30
16	فرائض عمرہ	30

17	واجبات عمرہ	31
18	احرام عمرہ کی نیت	31
19	ضروری ہدایت	33
20	عمرہ کرنے کا طریقہ	33
21	خواتین کا احرام	33
22	طواف کے بغیر استلام حجر اسود	37
23	خواتین کا استلام	38
24	طواف اور اقسام طواف	38
25	واجبات، محرمات اور مکروہاتِ طواف	39
26	محرماتِ طواف	40
27	مکروہاتِ طواف	41
28	مسائلِ طواف	42
29	طواف کے لئے نیت شرط ہے	42
30	طواف کا طریقہ و نیت	43
31	استقبالِ قبلہ	43
32	استلامِ حجرِ اَسود	43
33	ملتزم	44
34	مقام ابراہیم اور نماز طواف	45

35	حطیم شریف	46
36	آبِ زم زم	46
37	اقسام طواف	48
38	طوافِ عمرہ	48
39	سعی اور احکامِ سعی	49
40	صفا مروہ کے سبز ستونوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں	50
41	واجبات سعی	51
42	مکروہات سعی	52
43	سر کے بال مُنڈ وانا یا کتر وانا	54
44	عمرہ پر عمرے کا احرام باندھنا	55
45	قیام مکہ مکرمہ اور احکام عمرہ وطواف	56
46	قیامِ حرمین اور مسائلِ نماز	58
47	مکہ سے الوداعی مُدلّل دُعا	61
48	نماز قضائے عمری	70
49	زیاراتِ مکۃ المکرمہ	72
50	مدینۃ المنورہ	73
51	مدینہ طیبہ کی حاضری مسلمانوں کے لئے عظیم نعمت ہے	74
52	بارگاہ رسالت میں حاضری	77

53	سُوئے خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	78
54	آدابِ زیارت مدینہ	82
55	فضائل مدینۃ المنورہ	97
56	روضۃ الرسول کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہے	104
57	مدینہ ایمان کی کسوٹی ہے	107
58	زیارتِ مدینہ باسکینہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری	117
59	سعادت مندی	127
60	عاشق صادق	128
61	خاتمِ مساجد الانبیاء	130
62	ایک مغالطہ	131
63	سات ستون	146
64	اصحابِ صفہ کا چبوترا	149
65	گنبدِ خضرا	151
66	جنت البقیع	155
67	مدینہ شریف سے رخصت کی الوداعیہ دعا	157
68	مدینہ طیبہ سے واپسی	159
69	آخری سلام	160
70	مدینۃ المنورہ کی زیارات	161

یہ تلبیہ کثرت سے پڑھیں

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں اَے اللہ (تیرے دربار میں) میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک ہر طرح کی تعریف اور انعام (واِحسان) تیرا ہی ہے اور مُلک (سلطنت) بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ میں اضافہ کے الفاظ

لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ لَبَّیْكَ
لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْكَ
وَالْعَمَلُ لَبَّیْكَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًاوَّرِقًّا

ترجمہ: میں حاضر ہوں اَے مخلوق کے معبود میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں اَے گناہوں کو بہت بخشنے والے میں حاضر ہوں۔ اور میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں۔ اور ہر خیر خواہی تیرے قبضہ میں ہے۔ اور میری رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے میں یقیناً عبدیت اور غلامی کے ساتھ حاضر ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سببِ تالیف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ○

عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں حج کے بعد عبادت کا یہ بہت بڑا عمل ہے جو زائر اس کے تمام اَرکان سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اَدا کرے تو بخشش و مغفرت کا سبب بن جاتا ہے۔

پاکستان سے جانے والے اَکثر زائرین حج و عمرہ کے مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں اور نہ ہی اس مقدس اس اہم ترین سفر کی شایانِ شان تیاری کرتے ہیں جس کی وجہ سے اَرکانِ حج و عمرہ کی اَدائیگی میں بہت ہی غلطیاں کر جاتے ہیں۔ دورانِ عمرہ و حج اگر کوئی صحیح طریقہ بتائے تو بجائے اپنی اِصلاح کرنے کے کہہ دیتے ہیں اللہ قبول کرنے والا ہے۔

عمرہ پر جانے والے حضرات کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ حجرِ اَسود کے استقبال کے کیا معنی ہیں یہ استقبال کیسے ہوتا ہے۔ دورانِ طواف قیام کر لیتے ہیں دورانِ طواف سینہ یا پیٹھ کعبہ کی طرف پھیر لیتے ہیں اور پھر اسی طرح دورانِ طواف بیت اللہ شریف کو دیکھتے چلے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض افعال واعمال نہ صرف مکروہ ہیں بلکہ حرام ہیں۔ عجیب بات یہ ہے اِن افعال کے مرتکب ایسے اَفراد بھی ہوتے ہیں جنہوں نے کئی

مرتبہ حج وعمرے کئے ہوئے ہوتے ہیں۔اگراُن حجاج کرام کومسئلہ بتایا جائےتو وہ کہتے ہیں ہم ہر سال آتے ہیں اور ایسے ہی یہ اعمال ادا کرتے ہیں یہ لوگ اپنی غلطی کی تصحیح کی کوشش نہیں کرتے اس کی وجہ غفلت اور مسائل سے ناواقفیت ہے۔اللہ کے اِن مہمانوں کواُن کی اِن غلطیوں سے بچانے کے لئے گزشتہ چالیس سال سے حج وعمرہ کا تربیتی نظام دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ) جامع مسجد بلال نزد شاہدرہ موڑ لاہور میں قائم کیا ہوا ہے تربیت کے ساتھ ساتھ زائرین بیت اللہ الحرام کو کتابیں، طواف تسبیح، ودیگر ضروری سامان مفت دیا جاتا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ اکثر زائرین حج وعمرہ مسائل سیکھنے کی طرف توجہ نہیں دیتے اور بغیر مسائل سیکھے اس مقدس سفر کو شروع کر دیتے ہیں۔بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ مطاف میں کھڑے ہوکر پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ اب ہم نے کیا کرنا ہے۔طواف کیسے شروع کرنا ہے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے وہ دو چادریں حرم شریف میں لیکر پوچھ رہے ہوتے ہیں ہم نے یہ چادریں کہاں سے باندھنی ہیں جب اُن کو بتایا جائے کہ میقات سے پہلے عمرہ کا احرام باندھنا عمرہ کی لازمی شرط ہے تو کہتے ہیں جدہ میں رہنے والے بھی یہاں سے احرام باندھتے ہیں اس لئے ہم نے بھی یہاں سے یہ احرام باندھا ہے۔اِن لوگوں کو یہ پتہ ہی

نہیں کہ جولوگ میقات کے اَندر رہتے ہیں وہ جب عمرہ کے لئے جائیں گے تو اپنے گھر سے احرام باندھیں گے کیونکہ وہ میقات کے اندر رہتے ہیں اور ہم جو پاکستان سے جا رہے ہیں ہم آفاقی کہلاتے ہیں ہمارے لئے ضروری ہے کہ پاکستان سے عمرہ وحج کے سفر کے لئے میقات یلملم پہاڑی سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے ورنہ دَم دینا (بکرا) واجب ہو جائے گا۔

محترم زائرین کرام! مسائل عمرہ کی یہ کتاب میں نے محض اَجرِ آخرت بطورِ صدقہ جاریہ لکھی ہے اور اس کتاب کو چھپوانے کے حقوق عام کر دیئے ہیں آپ سے اِلتجاء ہے آپ بھی یہ کتاب چھپوا کر زائرینِ عمرہ میں زیادہ سے زیادہ تقسیم فرمائیں۔ ہماری اس کوشش سے کسی بھی زائر کا یک عمل بھی درست طریقہ پر اَدا ہو گیا تو ان شاء اللہ ہمیں اَجرِ عظیم سے نوازا جائے گا۔

بندہ محمد کرم دادا عوان عفی عنہٗ
یکم ربیع الاول 1440 ہجری

سفرِ عمرہ میں نیت کا جائزہ

1۔ یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اَدائے عمرہ کی نیت سے شروع کیا جائے۔

2۔ اپنے آپ کو حاجی کہلانے یا سیر وسیاحت یا تفریح یا تبدیلی آب وہوا کے لئے یہ سفر نہ کیا جائے۔

3۔ بہت سے لوگ سیاحی اور حاجی کہلانے کے شوق سے اور حاجی کا لقب پانے کے لئے حج وعمرہ کرتے ہیں اس سے اللہ سب کو محفوظ فرمائے بلکہ اس کے برعکس اس سفر میں ذوق وشوق کے ساتھ اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا تہہ دل سے شکر گزار رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ سعادت ہر ایک کو میسر نہیں ہوتی۔

1۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات ○ ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار (ثواب انسانوں کی) نیتوں پر ہے۔ (بخاری، مسلم)

2۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اِن میں سے مالدار لوگ تو صرف سیر وسیاحت کے لئے حج وعمرہ کریں گے متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے، فقراء سوال کرنے کے لئے، قُراء اور علماء نام ونمود کے لئے۔

3۔ سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت خالص اللہ تعالیٰ اور اپنی

اجرآخرت کے لئے کریں صدقِ دل سے توبہ کریں اگرکسی کا حق مالی یا بدنی ہو جہاں تک ممکن ہو اُس کو اَدا کرے یا معاف کرائے۔تمام معاملات کی صفائی کرائے خطا اورقصور کی معافی کرائے اگراہلِ حقوق وفات پا چکے ہوں تو اُن کے ورثا کواُن کا مال دے اگر مال نہیں تو مال کا معاوضہ دے اگر صاحب حق یا اُس کے ورثا کا پتہ نہ چلے تو مال صدقہ کردے لیکن یہ صدقہ صاحب مال کی طرف سے ہوگا خوداس صدقہ سے ثواب کی اُمید نہ رکھے۔

4۔ عبادات میں جوکوتائی یاقصور ہوا ہواُس کی قضاء یا تلافی کرے اورآئندہ کے لئے پختہ اِرادہ کرے پھرایسی کوتاہیاں اورغلطیاں ہرگزنہیں کرے گا۔قضاء شدہ نمازیں اور روزے اور زکوٰۃ اَدا کرے اورایک وصیت نامہ لکھے کہ میرے ذمہ لوگوں کا یہ کچھ اَدا کرنا ہے اگرمیں مرگیا تو میری جائداد میں سے میری اولاد اس کو اَدا کرنے کی پابند ہوگی۔

5۔ بالخصوص اس مقدس سفر میں آنکھ ،کان ،زبان،اورتمام اعضاء وجوارح کو گناہوں سے بچائے۔مکمل یکسوئی اور کامل خشوع وخضوع اورتواضع کے ساتھ ریاکاری سے بچتے ہوئے سفرکا آغاز کرے۔ دوران سفرفضول گوئی سے بھی بچے زیادہ وقت ذکر

واذکار میں گزارے۔

توبہ کا مستحب طریقہ

توبہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کرے اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نفل توبہ کی نیت سے پڑھے سلام پھیرنے کے بعد درود شریف استغفار اور تیسرا کلمہ پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے خشوع وخضوع کے ساتھ اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے دعا مانگے جس قدر ہو سکے عاجزی سے رونا گڑگڑانے میں کمی نہ کرنے اور اپنے گناہوں وقصور سے توبہ کرے اور بار بار یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا○ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ○

ترجمہ: اے اللہ میں تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اس کا پختہ اقرار کرتا ہوں پھر گناہ کبھی بھی نہیں کروں گا مجھے آپ کی رحمت پر زیادہ اعتماد ہے اپنے عمل کی بنسبت تیری رحمت میرے گناہوں سے بدرجہا وسیع ہے۔

والدین سے اجازت

1۔ والدین اگر زندہ ہوں تو ان سے سفرِ عمرہ کرنے کی اجازت لینی چاہیے اور اگر اُن کی خدمت کی ضرورت ہے تو بغیر اُن کی اجازت

سفر کرنا مکروہ ہے۔اور اگر اُن کو خدمت کی ضرورت نہیں تو پھر بغیر اجازت کے بھی جاسکتے ہیں۔

2۔ بیوی بچوں کا نان ونفقہ شرعًا اس کے ذمہ واجب ہے سفر شروع کرنے سے پہلے نان ونفقہ (ضروریات زندگی) پوری طرح فراہم کرے۔اور اسی طرح کسی کا قرضہ اَدا کرنا ہے تو بلا اجازت جانا منع ہے۔

3۔ اگر کسی کی اَمانت اُس کے پاس ہے تو اُس کو واپس کردے اور دیگر لین دین میں ایک وصیت نامہ لکھ دے۔

4۔ گھر سے چلتے وقت نہایت خوش وخرم ہو کر نکلے۔

5۔ گھر میں دو رکعت نفل حاجت پڑھ کر نکلے اور سارا گھرانہ اللہ کے سپرد کردے۔

6۔ محلہ کی مسجد میں دو رکعت نفل ضرور پڑھے اور گھر سے نکلتے ہوئے دعا مانگے۔

7۔ سفر حج وعمرہ کی دستاویزات (پاسپورٹ، ٹکٹ اور زرمبادلہ) چیک کرلے کہ کہیں کوئی چیز گھر نہ رہ جائے۔

8۔ تین جوڑے کپڑوں کے کافی ہیں دو احرام کی چادریں ایک جوڑا ہوائی چپل کا لے لیں۔

9۔ تمام زائرین کو مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں ہوٹل والے رہائشی

سہولتیں بشمول بسترے، چادریں، تکیے، فراہم کرتے ہیں۔
10۔ضروری اَدویات جو لیکوڈ نہ ہوں ساتھ رکھ لیں

عمرہ کی فضیلت

لَبَّيْكَ○ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ○ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ○
اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ○ لَاشَرِيْكَ لَكَ○

عمرہ چھوٹا حج کہلاتا ہے اور احادیث میں اسکی بڑی فضیلت آئی ہے۔ بلکہ رمضان المبارک میں عمرہ کے متعلق حدیث مبارکہ ہے عمرةٌ فِي رَمَضَانَ لعدل حجه کہ رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔(بخاری ومسلم)

ایک روایت میں ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب ایسا ہے جیسے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔(بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (العمرة الی العمرة کفارة لما بینهما) کہ ایک عمرہ سے دوسرے عمرے تک کی درمیانی مدت گناہوں کا کفارہ ہے(متفق علیہ)
خود محبوب انس وجاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد چار عمرے کیے ہیں۔ پہلا عمرہ 6ہجری۔ دوسرا عمرہ 7ہجری۔ تیسرا عمرہ 8ہجری۔ چوتھا عمرہ 10ہجری۔

محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ 6ہجری میں جس عمرہ کا ذکر ہے اُس میں کفارِ مکہ نے حرم شریف میں داخلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قضاء 7ہجری میں ادا فرمائی تھی۔

رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں(اِنَّ الْعُمْرَةَ هِيَ الْحَجُّ الْاَ صْغَرُ) عمرہ کو حج اصغر بھی کہا جاتا ہے(دار قطنی ابن قدامہ) عربی لغت میں عمرہ کے معنی ہیں کسی آباد جگہ کا ارادہ کرنا۔شریعت کی بول چال میں میقات یا حِل سے عمرہ کا احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلسل حج وعمرہ کرو کہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہا سونا اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔(ترمذی ونسائی ابن ماجہ) جس کسی مسلمان کے پاس مکہ معظّمہ میں پہنچنے کے اخراجات موجود ہوں اس کے لیے تمام عمر میں ایک عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔اور ایک سے زیادہ عمرے کرنا مستحب ہے۔ لیکن 8ذی الحجہ سے 12ذی الحجہ تک پانچ دن حج کے ہیں ان میں عمرہ کرنا منع ہے۔

حج وعمرہ میں فرق

حج وعمرہ میں چند باتوں کا فرق ہے حج کیلئے وقت اور تاریخ 9 ذی الحجہ مقرر ہے اور عمرہ سال بھر میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ حج تمام عمر میں صاحبِ استطاعت پر ایک مرتبہ فرض ہے اور عمرہ فرض نہیں۔ حج میں وقوف عرفہ، وقوفِ مزدلفہ ہیں جبکہ عمرہ میں یہ دونوں نہیں ہیں۔ حج میں قیامِ منیٰ اور رمی وجمار ہے لیکن عمرہ میں نہیں ہے حج فوت ہوجاتا ہے، عمرہ فوت نہیں ہوتا۔ حج میں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا اور خطبہ ہے، عمرہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔ حج میں طواف وداع ہے۔ عمرہ میں طوافِ وداع نہیں ہے۔ حج میں (بڑا شیطان) کی رمی شروع کرتے وقت لَبَّیْكَ ختم ہو جاتا ہے۔ طواف میں حجرِ اَسود کے سامنے نیت کرنے سے پہلے لَبَّیْكَ ختم ہوجاتا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

(افضل الاعمالحجة مبرورة او عمرة مبرورة)

سب سے افضل عمل حج مقبول اور مقبول عمرہ ہے۔ (طبرانی)

ایک حدیث پاک میں ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں وہ جو بھی دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے اگر وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں تو اللہ مغفرت فرما دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

شفیق ورحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھے اور ضعیف مردوں اور عورتوں کا جہاد حج وعمرہ ہے۔ (نسائی مسند احمد)

ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں رحمۃ للعالمین کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہیں وہ حج وعمرہ کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ سفر کر سکتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج وعمرہ ادا کر اُن کو بھی پورا اَجر ملے گا اور تجھے بھی پورا اَجر ملے گا۔(ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی کہ کیا عمرہ بھی حج کی طرح لازم ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں اور اگر تم عمرہ کرو تو تمھارے لیے یہ بہتر ہے۔(دار قطنی)

میقاتِ عمرہ

میقات وہ مقامات ہیں جہاں سے حج وعمرہ کرنے والے کو احرام پہن کر گزرنا واجب ہے۔اگر کوئی احرام باندھے بغیر میقات سے گزرا تو اس پر دَم واجب ہو جاتا ہے۔پھر اس کی تین قسمیں ہیں

1۔ میقاتِ اہلِ آفاق

اگر کوئی مسلمان آفاقی یعنی میقات سے باہر کا رہنے والا۔مکہ مکرمہ یا حدودِ حرم میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو۔اسکا ارادہ خواہ حج کی نیت

سے ہو یا عمرہ کی نیت سے۔ یا کسی اور غرض سے اس شخص کو بغیر احرام کے میقات سے گزرنا بالکل ناجائز ہے۔اور اگر کوئی شخص بغیر احرام کے حدودِ حِل میں داخل ہو گیا تو اس پر واجب یعنی ضروری ہو گیا ہے کہ وہ واپس میقات پر جائے اور احرام باندھے اور حج یا عمرہ یا دونوں میں سے ایک کی نیت کرے تلبیہ پڑھے اس کے بعد حدودِ حرم میں داخل ہو۔ اگر ایسا نہیں کریگا تو اس پر دم (بکرا) ذبح کرنا واجب ہو جائے گا۔ ہاں اگر وہ میقات پر لوٹ جائے اور میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (یعنی دم ختم ہو جائیگا)۔ (آفاقیوں) یعنی باہر سے آنے والوں کے لئے شرعی میقات یہ ہیں۔

2۔ میقاتِ اہلِ حِل

وہ لوگ جو میقات کے اندر رہتے ہیں یا میقات اور حرم کے درمیان میں رہتے ہیں وہ اہلِ حِل کہلاتے ہیں۔ جیسے جدہ کے لوگ خواہ وہ لوگ اصل عرب کے باشندے ہوں یا ملازم کے طور پر ان سب کیلئے یہ زمین میقات ہے۔اپنے گھر سے ہی احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جا کر طوافِ کعبہ اور سعی صفا مروہ کر کے عمرہ کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ احرام کے بغیر بھی مکہ مکرمہ آ جا سکتے ہیں۔ اُن کے لیے احرام کی پابندی نہیں ہاں اگر یہ لوگ حج یا عمرے کی نیت سے جائیں گے تو پھر اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھ کر نیت کر کے جائیں گے ان کو

میقات پر جانے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان سے جانے والے لوگ عمرہ کی تکمیل کے بعد اپنے رشتے داروں کے ہاں جدہ چلے جاتے ہیں اور وہاں چند یوم قیام کرتے ہیں۔اس وقت یہ لوگ بھی اھل حِل کے زمرے میں آجاتے ہیں اگر یہ واپسی پر عمرہ کرنا چاہیں تو وہاں سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کر سکتے ہیں اور اگر بغیر احرام کے مکۃ المکرمہ آنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں آسکتے ہیں۔

3۔ میقات اہلِ حرم

اگر کوئی شخص (آفاقی) مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کی طرح ہے۔ مزید عمرے کیلئے تنعیم یا جُعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے۔(یہ عمرہ زندہ اور فوت شدہ کا بھی کیا جا سکتا ہے)

شرعی میقات یہ ہیں

(1) یلملم

پاکستان اور ہندوستان اور یمن سے جانے والوں کے لیے میقات یلملم پہاڑی شریعت نے مقرر کی ہے جو مکۃ المکرمہ سے 60 کلومیٹر دور جنوب کی طرف واقع ہے۔آجکل اسکو سعدیہ بھی کہتے ہیں۔جہاز والے باقاعدہ اس میقات سے پہلے احرام باندھ لینے کا

اعلان کرتے ہیں۔

(2) ذُوالحلیفہ (بئرِ علی)

مدینۃ المنورہ کی طرف سے آنے والے لوگ بئر علی ذوالحلیفہ سے احرام باندھتے ہیں۔ اگر کوئی مدینۃ المنورہ میں مسجد نبوی شریف سے احرام باندھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

(3) ذاتِ عرق

عراق اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کی میقات ذات عرق ہے جو شمال مشرق سمت میں 80 کلومیٹر پر واقع ہے۔ یہاں سے احرام کے بغیر نہیں گزرا جا سکتا۔

(4) اہلِ نجد

مشرق کی جانب اہل نجد وغیرہ کی میقات قرن المنازل ہے جو مکہ مکرمہ سے 80 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں پر بہترین سہولیات موجود ہیں۔

ضروری نوٹ: دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ جو عمرہ کیلئے پاکستان سے ہوائی جہاز کے ذریعے جدہ جاتے ہیں وہ بغیر احرام کے جدہ چلے جاتے ہیں کہ جدہ پہنچ کر احرام باندھ لیں گے۔ خیال رہے کہ جدہ پہنچنے سے پہلے ہوائی جہاز دو میقاتوں سے گزر کر جدہ پہنچتا ہے اور اس بات پر

تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ایسے لوگوں کو جدہ پہنچ کر احرام باندھنا کسی طرح جائز نہیں۔ اس لیے عمرہ کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ گھر سے یا ایئر پورٹ سے احرام باندھ کر جائیں۔ اگر بغیر احرام کے کوئی جائے گا تو اس کو بہر صورت میقات پر لوٹنا ہو گا بصورت دیگر اس کا عمرہ مکمل نہیں ہو گا اور دم دینا پڑے گا اور وہ گنہگار بھی ہو گا۔

تنبیہ

بعض لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تنعیم بھی میقات ہے اگر وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتے ہیں تو جدہ سے کیوں نہیں احرام باندھ سکتے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ تنعیم اھلِ مکہ کی میقات ہے۔ صرف عمرہ کیلئے۔ آفاقی جب احرام کھول دیتا ہے تو اس کے بعد یہ شخص بھی اھلِ مکہ کے حکم میں آجاتا ہے۔ اس کے بعد اگر وہ عمرہ کرنا چاہتا ہو تو دوسرے عمرے کیلئے تنعیم ہی اسکی میقات ہو گی۔ اگر آپ کا جہاز ریاض یا کسی دوسری عرب عمارات سے ہو کر آرہا ہو تو تھوڑی دیر جہاز جہاں رُکتا ہے آپ وہاں سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔

احرام باندھنے کا طریقہ

پاکستان سے عمرہ پر جانے والے حاجی صاحبان اپنے گھر یا ایئر پورٹ پر احرام باندھ لیں۔ ایئر پورٹ پر احرام باندھنے کی سہولیات

موجود ہوتی ہیں ۔احرما باندھنے سے پہلے مستحب یہ ہے کہ ناخن، مونچھیں، بغل اورزیر ناف کے بالوں کی صفائی کریں۔گھر ہی میں غسل کریں اگرصرف وضو کرلیں تب بھی کافی ہےسراورداڑھی میں اور بدن پرخوشبودار تیل لگالیں سراورداڑھی کے بالوں میں کنگھا کریں اگرخوشبو موجود ہوتو وہ بھی بدن کو لگائے لیکن خوشبو احرام کونہیں لگانی۔ مرد حضرات تمام کپڑے جسم سے اُتار کر 2 سفید چادریں پہنیں۔1 تہہ بند کے طور پراوردوسری کواَوڑھ لیں اگرمکروہ وقت نہ ہوتو 2 رکعت نمازنفل سنت الاحرام کی نیت سے پڑھ لیں۔پہلی رکعت میں سورت میں قُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اوردوسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لیں یہ نمازسرڈھانپ کر پڑھیں سلام پھیرنے کے بعدسر سے کپڑا ہٹادیں اور احرام کی نیت کریں اوراس کے بعد بلند آواز کے ساتھ لبیک پکاریں۔ احرام کی نیت کر لی تلبیہ پڑھ لیا تو اَب احرام بندھ گیا۔خاص طور پر خیال رہے نیت اورتلبیہ کے بغیر محرم نہیں ہوتا تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور پھر یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ○

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت مانگتا ہوں اورتیری ناراضگی سےاوردوزخ سے پناہ چاہتاہوں۔یہ دعااس موقع پر سب سے اَہم اورمقدم ہے۔اَب اس شخص پراحرام کی پابندیاں لازم

ہوگئیں۔ ہر نئے حالات پیش آنے پر تلبیہ کہنا مستحب ہے۔ مثلاً سواری پر سوار ہوتے یا اُترتے وقت، فجر طلوع ہوتے وقت، آنکھ کھلے اُس وقت، فرض اور نفل نماز کے بعد یا کسی سے ملاقات کے وقت تلبیہ کہنا افضل ہے۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے تلبیہ کے بعد اللہ اکبر کہنا اور اُترتے ہوئے سبحان اللہ ملانا مستحب ہے۔

احرام اور مسائلِ احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا۔ یا اپنے اوپر کسی چیز کو حرام کر لینا ہے۔ احرام کے شرعی معنی ہیں کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال اور مباح تھیں۔ مثلاً پہلے سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حجامت بنانا وغیرہ جائز تھا۔ نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور پر ممنوع اور حرام قرار دے لینا۔ عام طور پر ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں۔ جو حج وعمرہ کرنے والے احرام کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ یہ دو چادریں بذات خود احرام نہیں ہیں بلکہ احرام کی چادریں ہیں اگر کسی وجہ سے ایک یا دونوں چادریں جو احرام کے لیے باندھی ہیں ناپاک ہو جائیں یا اور کسی وجہ سے آپ انکو بدلنا چاہیں تو جتنی بار چاہیں بدل سکتے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ ان چادروں کو ایک دفعہ باندھ لینے کے بعد کھول نہیں سکتے یہ غلط ہے ان چادروں کو اُتار دینے

سے یا بدل دینے سے آدمی احرام سے نہیں نکلتا۔آپ عمرہ یا حج کے احرام سے اُسی وقت نکلیں گے یا دوسرے لفظوں میں اُسی وقت حلال ہوں گے جب عمرہ یا حج کے سارے ارکان ادا کرنے کے بعد ٹنڈ کروا لیں گے۔

واجباتِ احرام

مرد کو سلے ہوئے کپڑے اُتار دینا۔یعنی شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا۔میقات سے احرام باندھنا یعنی اس سے مؤاخر نہ کرنا یہ احرام آپ گھر سے چلتے وقت بھی باندھ سکتے ہیں لیکن ہر حال میں میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے۔اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

ممنوعاتِ احرام

مستحب یہ ہے کہ احرام باندھنے کیلئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن تراش لیں۔دونوں بغلوں کے بال اور زیرِ ناف بال صاف کرلیں اور پھر بدن پر صابن لگا کر بدن کو اچھی طرح دھو ڈالیں یا نہا کر صفائی حاصل کرلیں۔اکثر و بیشتر یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ بعض لوگ احرام کی حالت میں ہوتے ہیں اور اِن کی بغلوں کے بال اِتنے بڑے دکھائی دیتے ہیں جیسے کئی ماہ سے صفائی نہ کی

ہو۔اگر زِیر ناف بالوں کا بھی یہی حال ہےتو بہت ہی بُری بات ہے۔ عام حالات میں ہر ہفتہ ان بالوں کو صاف کر لینا چاہیے۔ چالیس دن سے زیادہ مدت تک بغل اور زِیر ناف بالوں کو صاف نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ جو کہ حرام کے زمرے میں آتا ہے۔اس لیے احرام سے پہلے اِس کی صفائی بہت ہی ضروری ہے۔ بہتر ہے کہ غسل کرتے وقت یہ نیت کر لے کہ یہ غسل احرام باندھنے کیلئے کر رہا ہوں۔ غسل یا وضو احرام کیلئے شرط نہیں ہے نہ ہی واجبات میں سے ہے۔لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔احرام کا کپڑا اسفید ہونا افضل ہے۔لیکن رنگین بھی جائز ہے۔ایک کپڑا بھی کافی ہےلیکن دو کپڑے احرام کیلئے سنت ہیں دو سے زائد بھی جائز ہیں۔لیکن سلے ہوئے نہ ہوں۔احرام کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔لہذا چادر وغیرہ دھو کر غسل کرے اور اگر چادر بدلنے کی ضرورت محسوس ہوتو دوسری چادر استعمال کرے۔احرام کی حالت میں جو چپل استعمال کرنی ہے وہ ایسی ہو کہ پاؤں کی اُٹھی ہوئی (اُبھری ہوئی) ہڈی ننگی ہو۔احرام کی حالت میں مرد حضرات کو موزے پہننا، دستانے پہننا،اور مُنہ پر پٹی باندھنا منع ہے۔احرام کی حالت میں مرد،عورت کو اپنے چہروں کو اس طرح ڈھاپنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مَس کرے۔احرام کی حالت میں کپڑے یا ٹشو پیپر سے مُنہ کا صاف کرنا بھی منع ہے۔احرام کی حالت

میں خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی پر مہندی لگانا، ناخن تراشنا، بدن کے کسی حصہ کے بال دور کرنا منع ہیں۔ احرام کی حالت میں جماع یعنی ہم بستری کا ذکر کرنا عورتوں کے ساتھ یا جماع کے اسباب، جیسے بوسہ لینا، شہوت سے عورت کو چھُونا منع ہے۔ یوں تو کوئی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور پر منع ہے۔

احرام کی حالت میں کمبل یا رضائی وغیرہ سردی کی وجہ سے اَوڑھنا جائز ہے۔ لیکن سر اور منہ کو ننگا رکھنا ضروری ہے احرام کی حالت میں سر یا داڑھی پر کنگھی کرنا یا اس سے سر یا داڑھی کو کھجانا منع ہے۔ اِسی طرح بدن سے میل اُتارنا بھی منع ہے۔

حدیث میں ہے کہ کامل حاجی وہ ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور جسم پر مٹی گھٹا پڑا ہوا ہو کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ احرام باندھنے کے موقع پر احرام کی نیت کرنے سے قبل احرام کی چادریں باندھ لیں۔ دونوں کندھوں اور سر کو ڈھانپ کر رکھے۔ اس کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھیں۔ احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا اہٹالیں اور بیٹھ کر عمرے کی نیت کریں۔

مرد کو احرام باندھنے کے بعد خوشبو کا استعمال۔ سلا ہوا کپڑا پہننا۔ سر اور چہرے کو ڈھانپنا۔ بال کاٹنا یا کسی دوسرے طریقے سے دور

کرنا۔ناخن کاٹنا۔جماع کرنا۔ واجبات میں سے کسی واجب کو چھوڑ دینا۔خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔خوشبو کا استعمال کرنا چاہے کھانے کی صورت میں ہو پینے کی صورت میں ہو۔سونگھنے کی صورت میں ہو۔ یا خوشبودار صابن کی صورت میں ہو یا خوشبو دار تیل کی صورت میں بھی استعمال نہیں کر سکتے ۔(عمدۃ الفقہ)

مکروہ باتیں جو حالتِ احرام میں نہ کی جائیں

لونگ، الائچی،سونف،خوشبودار تمباکو، پان میں ڈالکر کھانا۔جسم سے میل دور کرنا،سر اور داڑھی میں کنگھی کرنا منع ہے (بلکہ احرام کی حالت میں کثرت کے ساتھ لبیک پڑھیں)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ عمرہ کس کا قبول ہے اور حج کس کا قبول ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سب سے زیادہ لبیک پکارے اس کا عمرہ بھی قبول ہے اس کا حج بھی قبول ہے۔

فرائض عمرہ

فرائض عمرہ: دو ہیں 1: اِحرام باندھنا۔ جو عمرے کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنے سے منعقد ہوجاتا ہے۔2: طواف بیت اللہ کرنا۔

واجبات عمرہ

واجبات عمرہ: بھی دو ہیں

1۔ طواف کے بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ سعی کی ابتداء صفا سے کرنا اور ختم مروہ پر کرنا۔

2۔ سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا (مردوں کے لیے چوتھائی سر کے بال کٹوانا (یا منڈوانا) واجب ہے۔ پورے سر کے بال اُتروانا یا ٹنڈ کروانا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور عورتوں کے لئے اُنگی کے پور کے برابر سر کے آخر سے تمام بالوں کو پکڑ کر کاٹنا واجب ہے۔

احرام عمرہ کی نیت

احرام کی نیت اس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡ ھَالِیۡ وَ تَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ ○

ترجمہ: یا اللہ میں عمرے کی نیت کرتا ہوں پس اسکو میرے لیے آسان بنادے اور قبول فرما۔

احرام کی نیت کے بعد مردوں کو سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا اس وقت تک منع ہے جب تک عمرے کے تمام اعمال مکمل کر کے سر کی ٹنڈ نہ کروالیں۔ (جب تک سارے سر پر اُسترا نہ پھیروالیں)

احرام باندھ لینے اور نمازِ احرام پڑھ لینے کے بعد لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ کم از کم تین مرتبہ پڑھ لیں۔ یاد رکھیں جب تک آپ احرام کی نماز کے بعد لبیک نہیں پڑھ لیتے اس وقت تک آپ مُحرم نہیں ہو سکتے جب لبیک پڑھ لیں گے اس وقت آپ پر احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ خیال رہے کہ تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے۔ اگر دل سے کہا زبان سے نہیں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔ عورت کے لیے حکم ہے کہ وہ زور سے تلبیہ نہ پڑھے۔ خاص طور پر خیال رکھیں کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر آدمی مُحرم نہیں ہوسکتا۔ احرام کے معنی ہیں نیت کر کے تلبیہ پڑھے۔ نیت کرنے کے بعد خوب دعائیں مانگے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا مندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضگی سے اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں یہ دعا اس موقعہ پر سب سے اہم ہے اس کے علاوہ جو آپ کے دل میں آرزوئیں تمنائیں اور حسرتیں ہیں تمام کی تمام کھل کر مانگئے جتنا مانگ سکتے ہیں مانگئے اِس موقعہ پر آپ مانگ مانگ کر تھک جائیں گے مگر میرے رب کی رحمت کا دریا بہت وسیع ہے۔ وہ رحمت اور بخشش والا دریا جوش وخروش سے بہتا رہے گا اس میں ذرہ برابر کہیں کوئی کمی نہیں آسکتی۔

ضروری ہدایت

بہت سے پڑھے لکھے حضرات کو اکثر دیکھا ہے کہ وہ احرام باندھ لینے کے فوراً بعد دایاں کندھا ننگاہ کر دیتے ہیں اور اسی حالت میں نماز بھی پڑھ لیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے اضطباع اور رمل صرف طواف کے وقت ہوتا ہے۔ پہلے اور بعد میں نہیں ہوتا۔

عمرہ کرنے کا طریقہ

جب ویزہ وغیرہ کے تمام مراحل طے ہو جائیں اور سیٹ کنفرم ہو جائے تو حجامت بنوائیں بغل اور زیرِ ناف بالوں کو صاف کریں اور عمرے کے احرام کی نیت سے غسل کریں اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو گھر سے ہی احرام باندھ لیں یا پھر ہوائی اڈے پر بھی انتظام ہوتا ہے۔ وہاں جا کر تازہ وضو کر کے احرام باندھ لیں سر ڈھانپ کر 2 رکعت نماز نفل احرام کی نیت سے پڑھیں۔ سلام پھیرتے ہی سر کو ننگا کر دیں اور نیت کریں۔ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ) یا اللہ میں عمرے کے احرام کی نیت کرتا ہوں تو اِس کو میرے لیے آسان کر اور قبول فرما۔ اس کے بعد تلبیہ لَبَّیۡكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ لَبَّیۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ لَبَّیۡكَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَكَ وَالۡمُلۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ تین بار پڑھ لیں۔ اب احرام بندھ گیا اس کے

بعد احرام کی پابندیاں آپ پر لاگو ہو جائیں گی جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

خواتین کا احرام

عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے ہی پہننے ہیں احرام باندھنے سے پہلے جو کام اوپر تحریر کئے گئے ہیں اِن میں سے جو کام اِن کے لیے مناسب ہیں اِنکو کریں۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری نہ آ رہی ہو تو احرام باندھنے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آ رہی ہو تو نفل نہ پڑھیں غسل یا وضو کر کے قبلہ رُخ بیٹھ کر چہرے سے کپڑا ہٹا کر عمرہ کی نیت کریں۔ نیت یہ ہے (اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ) اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں اِسکو میرے لیے آسان کر اور قبول فرما۔ آمین۔ اس کے فوراً بعد تین بار (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ) مکمل پڑھ لیں۔ اس کے بعد درود شریف پڑھ لیں۔ اور اگر یاد رہے تو یہ دعا ضرور پڑھیں۔ اے اللہ آپ سے میں آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ سے آپ کی ناراضگی اور جہنم سے پناہ مانگتی ہوں۔ آمین

آپ کا احرام بندھ گیا ہے اَب آپ کثرت سے لَبَّیْکَ ○ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ○ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ○ اِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ○ لَاشَرِيْكَ لَكَ○ پڑھتی رہیں اور اپنی نظروں کا خاص خیال رکھیں۔احرام کی حالت میں بطور خاص غیبت سے بچنا، چغلی کرنا، ہر قسم کی فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا خاص کر عورتوں کا بے پردہ رہنا، احرام کی حالت میں گالی گلوچ کرنا، تمام مرد وعورت کے لیے ممنوع ہے۔

تمام مرد درج ذیل کام احرام کی حالت میں کر سکتے ہیں۔احرام کی حالت میں کمبل، رضائی، چادر، وغیرہ اوڑھ سکتے ہیں لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ سر اور منہ پر کپڑا وغیرہ نہ لگے۔احرام کی حالت میں سر پر سامان اُٹھانا۔ دیگر تسلہ چارپائی وغیرہ اُٹھانا جائز ہے۔احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ وغیرہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے۔تکیہ پر سر اور رخسار رکھ کر سونا جائز ہے۔احرام کی حالت میں جسم کو ٹھنڈا کرنے کیلئے نہانا جائز ہے۔ انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری کا استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت کو تکلیف کی صورت میں اُکھیڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا درست ہے عورت کے لیے اجازت ہے کہ دستانے پہن لے لیکن نہ پہننا بہتر ہے۔سونے کے زیورات پہن سکتی ہے لیکن حرم شریف میں بھیڑ (رش) ہونے کی وجہ سے گر جانے کے خطرے کے پیشِ نظر نہ پہننا بہتر ہے۔مرد وعورت کو بغیر خوشبو کے سُرمہ لگانا، زخمی اعضاء پر پٹی باندھنا جائز ہے۔لیکن زخمی چہرے یا سر پر پٹی باندھنا

ممنوع ہے۔تاہم دوائی لگائی جا سکتی ہے۔مرد۔وعورتیں، بکس، بیگ، بالٹی، کین، تسلہ، وغیرہ سر پر رکھ کر لااور لیجا سکتے ہیں۔سوڈا، کوئی بوتل، یا شربت جس میں کوئی خوشبو نہ ملی ہو پینا جائز ہے۔رقم کی حفاظت کیلئے پیٹی چادر کے اوپر باندھ سکتے ہیں۔قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھ سکتے ہیں اگر سر یا داڑھی کے بال خودبخود ٹوٹ کر گر جائیں تو پریشان نہ ہوں۔لیکن اگر آپ نے ارادۃً بال کھینچ کر توڑ ے تو صدقہ دینا پڑتا ہے (عمدۃ الفقہ) احرام کی حالت میں وضو یا غسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ رگڑ رگڑ کر صاف نہ کریں داڑھی مبارک کا خلال بھی ترک کریں اگر بغیر ارادہ کے وضو کرتے ہوئے کوئی بال گر جائے تو کوئی حرج نہیں۔احرام کی حالت میں خوشبو دار، منجن، ٹوتھ پیسٹ، صابن، پوڈر، استعمال نہیں کر سکتے۔احرام کی حالت میں پھولوں کے ہار گلے میں نہیں ڈال سکتے (ایسا کرنا مکروہ ہے) احرام کی حالت میں غلافِ کعبہ میں سر یا چہرہ اس طرح داخل کرنا کہ اسکا کچھ حصہ چھپ جائے مکروہ ہے۔احرام باندھنے سے پہلے آپ غسل کر کے خوشبو لگا سکتے ہیں احرام باندھنے کے بعد نہیں لگا سکتے۔(غنیۃ المناسک)

احرام کی حالت میں ہوائی جہاز میں دیئے جانے والے ایسے ٹشو پیپر سے ہاتھ منہ ہرگز صاف نہ کریں جن پر خوشبو لگی ہو ورنہ دَم (بکرا) دینا لازم ہو جائے گا۔احرام کی نیت کے بعد سر ڈھانپ کر نماز

پڑھنا منع ہے۔اس لیے مرد حضرات تمام نمازیں حالت احرام میں سر کو ڈھکے بغیر ادا کریں گے۔نیت احرام کا دل سے ہونا ضروری ہے۔اور جس چیز کا احرام باندھا ہے اسکی دل سے نیت ضروری ہے۔مثلا، میں یہ احرام حج یا عمرہ کے لیے باندھ رہا ہوں اس کے بعد مرد حضرات تلبیہ بلند آواز سے کہیں اور عورتیں پست آواز سے کہیں تلبیہ کم از کم ایک مرتبہ کہنا ضروری ہے اور تین مرتبہ کہنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے۔اگر تلبیہ دل سے کہا اور زبان سے نہ کہا تو تلبیہ ادا نہ ہوگا۔عورت کے لیے زور زور سے تلبیہ پڑھنا منع ہے۔تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا مندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضگی اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔یاد رکھیں موقع کی نسبت سے یہ دعا بہت اہم ہے اس کے علاوہ جو آپ کے دل میں آئے اللہ سے مانگیں۔اور خصوصاً خاتمہ ایمان پر مانگیں۔

طواف کے بغیر استلام حجر اسود

حجر اسود کا استلام اگر چہ طواف کا شعار ہے لیکن طواف کے بغیر بھی حجر اسود کا استلام بہت اچھا ہے۔ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی مسجد الحرام سے اُس وقت تک باہر نہ آتے جب تک حجر اسود کا استلام بغیر طواف نہ کر لیتے۔(فاکہی)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلسل معمول تھا کہ نماز سے پہلے اور نماز کے بعد بھی حجر اسود کا استلام کرتے۔

خواتین کا استلام

خواتین کے لئے حجر اسود کا بوسہ دینا اور اُس سے مس کرنا صرف اِسی صورت میں مستحب اور جائز ہے جب وہاں اژدحام نہ ہو یا مردوں کے ساتھ دھکا پیل کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ حدیث میں موجود ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک موقع پر بھیڑ کی وجہ سے استلام حجر اسود کے لیے مردوں سے اختلاط کی وجہ سے خواتین کو جھڑک دیا تھا۔ (صحیح بخاری)

طواف اور اقسام طواف

طواف کے معنی کسی چیز کے چاروں طرف چکر لگانے کے ہیں عمرہ اور حج کے بیان میں اس سے مراد بیت اللہ شریف کے چاروں طرف 7 مرتبہ گھومنا ہے۔

1۔طوافِ عمرہ: یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔

2۔طوافِ نذر: یہ نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

3۔طوافِ تحیہ: یہ مسجدِ حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے جیسا کہ دوسری مسجدوں میں داخل ہونے والوں

کے لئے نفل تحیۃ المسجد ہیں لیکن اگر کوئی دوسرا طواف کرلیا تو وہ اس کا قائم مقام ہوجائے گا۔

4۔طوافِ نفل: یہ جس وقت چاہے کیا جا سکتا ہے یہ طواف زندہ اور فوت شدہ کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔

واجبات،محرمات اور مکروہاتِ طواف

واجباتِ طواف: (1) طہارت یعنی حَدثِ اکبر اور حَدثِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔ (2) سترِعورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا۔ (3) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیدل طواف کرنا۔ (4) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا یعنی حجر اَسود سے دروازے کی طرف چلنا۔ (5) حطیم کو شامل کرنا یعنی حطیم کے باہر سے طواف کرنا۔ (6) پورا طواف کرنا یعنی طواف کے اکثر حصہ 4 چکر کے ساتھ اور 3 چکر ملا کر طواف کے 7 چکر پورے کرنا۔ (7) ہر طواف کے بعد 2 رکعت نماز واجب طواف پڑھنا۔

نوٹ: خیال رہے کہ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی واجب کو ترک کرے گا تو طواف کا اعادہ واجب ہوگا اگر اعادہ نہ کیا تو اس کی جزا وَاجب ہوگی یعنی دَم واجب ہوگا۔

محرماتِ طواف

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں

1۔ حدث اکبر یعنی جنابت حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا سخت حرام ہے اور حدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں بھی طواف کرنا حرام ہے۔

2۔ بالکل ننگا ہونے یا اس قدر سترِ عورت کھلا ہونے کی صورت میں طواف کرنا جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ (ناف سے لیکر گھٹنے تک ستر ہے)

3۔ بلا عذر سوار ہو کر یا کسی کے کندھے پے چڑھ کر یا پیٹ یا گھٹنوں کے بل چل کر یا اُلٹی طرف سے طواف کرنا

4۔ طواف کرتے ہوئے حطیم شریف کے درمیان سے گزرنا۔

5۔ طواف کا کوئی چکر یا چکر کا کوئی حصہ چھوڑ دینا۔

6۔ حجرِ اَسود کے علاوہ طواف کسی اور جگہ سے شروع کرنا۔

7۔ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصہ بھی کرنا حرام ہے لیکن جب حجرِ اَسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کی حالت میں حجرِ اَسود کی طرف سینہ کرنا جائز ہے۔

8۔ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں اُن میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف

1: طواف کے دوران فضول بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔ 2: خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت کے متعلق گفتگو کرنا۔ 3: ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔ 4: ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔ 5: جس طواف میں رَمل اور طواف سنت ہے اُس طواف میں رَمل اور اضطباع بلا عذر ترک کرنا۔ 6: حجرِ اَسود کا استلام نہ کرنا۔ 7: حجرِ اَسود کے بلمقابل آئے بغیر ہی ہاتھ اُٹھانا۔ 8: طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ یعنی وقفہ کرنا کسی اور کام میں مشغول ہو جانا۔ 9: طواف کرتے ہوئے اَرکانِ بیت اللہ پر یا کسی اور جگہ دعا کے لئے رُک جانا۔ 10: دورانِ طواف کھانا یا اور کوئی چیز کھانے لگ جانا۔ 11: 2 یا 2 سے زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور اُن کے درمیان میں دوگانہ واجب طواف نہ پڑھنا۔ 12: خطبہ کے ہوتے ہوئے طواف کرنا۔ 13: فرض نمازون کی تکبیر و اِقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔ 14: دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت بلا تکبیر اُٹھانا۔ 15: طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔ 16: پیشاب پاخانہ کے تقاضے یا ریح کے (گیس) غلبہ کے وقت طواف کرنا۔ 17: بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔ 18: بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا۔ 19: حجرِ اَسود اور رُکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ کا استلام کرنا۔

مسائلِ طواف

پورے طواف کے درمیان وضو قائم رہنا ضروری ہے۔ لہذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کرلے اور پورے طواف تک باوضو رہے۔ اگر طواف کے پہلے 4 چکروں میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرکے طواف نئے سرے سے شروع کرے۔ اگر 4 چکروں کے بعد ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

طواف کے لئے نیت شرط ہے

طواف کے لئے نیت شرط ہے بلا نیت اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے چاروں طرف 7 چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے۔ زبانی نیت کر لی جائے تو بہتر ہے۔

عمرہ کرنے والے کا تلبیہ پڑھنا طواف شروع کرتے وقت ختم ہو جاتا ہے اس لئے اب تلبیہ نہ پڑھے۔ طواف کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجرِ اَسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اَسود آپ کی دائیں جانب ہوجائے۔ طواف کی نیت کریں۔

طواف کا طریقہ و نیت

حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر دائیاں کندھا ننگا کرلیں عمرہ کا تلبیہ پکارنا یہاں بند کریں اس کے بعد طواف کی نیت کریں، (اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِكَ الۡحَرَامِ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ سَبۡعَۃَ اَشۡوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ)

ترجمہ: اے اللہ میں بیت اللہ شریف کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے پس اسکو میرے لیے آسان کردے اور قبول فرمالے۔

استقبالِ قبلہ

پھر حجرِ اَسود کے سامنے نیت کرنے کے بعد بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائیں اور پھر نیچے چھوڑ دیں اس کو استقبالِ قبلہ کہتے ہیں یہ ایک مرتبہ کرنا ہے۔

استلام حجرِ اَسود

اس کے بعد دوبارہ بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ۔ پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سینہ تک اُٹھا کر حجرِ اَسود کی طرف اشارہ کرے اور چوم لے اِس کو استلام کہتے ہیں۔ اس کے بعد دائیں طرف چلے۔ صرف مرد پہلے تین چکروں میں رمل کریں یعنی (اکڑ اکڑ کر

پہلوانوں کی طرح چلیں) اس کے بعد طواف کے پہلے چکر کی دعا پڑھیں اگر نہیں آتی تو پہلا کلمہ اور تیسرا کلمہ، اور درود شریف پڑھیں یا اپنی زبان میں اللہ سے دعائیں مانگیں۔

بالخصوص یہ دعائیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَا فَاعْفُ عَنِّیْ○ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ○ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعِفَافَ وَالْغِنٰی○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم○ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ○

ملتزم

حجرِ اَسود اور کعبۃ اللہ کے دروازہ کے درمیان ڈھائی گز کے قریب بیت اللہ شریف کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے۔ یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح لپٹ جاتے تھے

جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے طواف سے فارغ ہونے کے بعد تم بھی لپٹ جاؤ۔ اپنا سر، سینہ، اور پیٹ اس دیوار کے ساتھ لگا دو۔ دونوں ہاتھوں کو سیدھا اوپر کو پھیلا دو۔ کبھی دایاں کبھی بایاں رخسار اُس پر رکھو اور خوب رو، رو کر دعائیں مانگو۔ جو دل میں آئے خوب مانگو اور یہ سمجھ کر مانگو کہ رب کریم کے آستانہ پر پہنچ چکا ہوں اور رب کی چوکھٹ سے لگا ہوا ہوں اور میرا رب میرا حال دیکھ رہا ہے اور میری آہ وزاری سن رہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ کسی بندے نے وہاں ایسی دعا نہیں کی جو وہاں قبول نہ ہوئی ہو۔ احرام کی حالت میں ملتزم کے ساتھ نہ لپٹو کیونکہ وہاں خوشبو لگی ہوئی ہے۔

مقام ابراہیم اور نماز طواف

ہر طواف کے بعد 2 رکعات واجب طواف نماز پڑھی جاتی ہے جسے نماز دوگانہ بھی کہتے ہیں۔ طواف کے ساتوں چکر کے ختم پر آٹھویں مرتبہ حجرِ اَسود کا طواف کر کے مقامِ ابراہیم کی طرف جایا جاتا ہے حکم تو یہی ہے لیکن رَش بہت زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے آئمہ، فقہاء اور محدثین نے فرمایا کہ مقام ابراہیم سے پیچھے ہٹ کر دائیں بائیں جہاں جگہ ملے

واجب طواف پڑھ لیا جائے۔اگر مکروہ وقت نہ ہو۔

حطیم شریف

حطیم بیت اللہ شریف کے اندر کا حصہ ہے اور بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا بہت بڑی خوش قسمتی اورانعام ہے۔فرض نماز با جماعت کے علاوہ جب چاہیں دن رات حطیم شریف کے اندر جا کر نوافل اَدا کر سکتے ہیں۔خصوصاً میزاب رحمت کے نیچے جو بھی دعا مانگی جائے قبول ہے۔ یہاں بیت اللہ شریف کی دیوار کے ساتھ چمٹ کے رو،رو کر دعائیں مانگنے کا بہت موقع ملتا ہے۔اپنے عزیز واقارب کے لئے ملک وملت کے لئے خوب دعائیں مانگیں۔اَذان سے جماعت مکمل ہونے تک حطیم شریف بند کردی جاتی ہے۔

آبِ زم زم

نماز دوگانہ واجب الطواف اَدا کرنے کے بعد آبِ زم زم پینا مستحب ہے آبِ زمزم سے تبرکاً وضو کرنا جائز ہے مگر کسی ناپاک چیز کو آبِ زمزم سے نہ دھویا جائے۔زمزم کا کنواں مسجد الحرام کے صحن کے نیچے ہے اوراس کے چاروں طرف کی زمین مسجد ہے اس لئے اس میں غسلِ جنابت جائز نہیں۔

جب آپ زم زم پینا چاہیں تو قبلہ رو یعنی بیت اللہ شریف کی طرف منہ

کر کے کھڑے ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھ کر اپنے اوپر بھی زم زم کا پانی ڈال لیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا آبِ زم زم ہر اُس مقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ اس لیے آپ یہ کہیں یا اللہ میں آب زمزم کو قیامت کے روز کی پیاس کے لئے پیتا ہوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیاں فرق کرنے والی نشانی یہ ہے کہ منافق لوگ پیٹ بھر کر آبِ زم زم نہیں پیتے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ عمرہ وحج کی توفیق عطا فرمائے اُس کو چاہیے کہ اس مبارک پانی کو خوب پیٹ بھر کر پیئے اور جتنا عرصہ مکہ میں رہے اس پانی کو پینے کی کثرت کرے اور زیادہ سے زیادہ یہ دعا مانگے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا وَشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور فراخ و کشادہ رزق اور نیک عمل اور ہر بیماری سے شفا طلب کرتا ہوں۔

اقسام طواف

طوافِ قدوم: (حدود میقات سے باہر سے آنے والا آدمی) آفاقی جب پہلی مرتبہ احرام کی حالت میں مسجد الحرام میں داخل ہوتا ہے اُس وقت جو پہلا طواف کرے گا اسکو طوافِ قدوم اور طوافِ تحیہّ بھی کہتے ہیں۔

طوافِ عمرہ

یہ طواف: عمرہ کا رکن اور فرض ہے اس کے بغیر عمرہ کامل نہیں ہوتا۔

طوافِ نذر: یہ طواف نذر ماننے والے پر واجب ہے۔

طوافِ تحیّہ: آپ جب بھی حرم پاک میں داخل ہوں۔ سنت یا نوافل پڑھنے کی بجائے طواف کریں یہ افضل ہے۔

طوافِ نفل: یہ طواف آپ جب چاہیں کریں یہ طواف زندہ کے لیے اور فوت شدہ کیلئے بھی کر سکتے ہیں۔

مکۃ المکرمہ میں سب سے بڑی عبادت طواف ہے جب اور جس وقت چاہیں کریں حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص 70 طواف کر لے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی 50 طواف کر لے تو اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

سعی اوراحکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں۔اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔عمرہ کرنے والوں کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے۔لیکن اس سے پہلے طواف کرنا ضروری ہے طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہوگی۔

عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہیں پڑھنا صفا مروہ پر ہاتھ اس طرح اُٹھائے جائیں جس طرح دعا میں اُٹھائے جاتے ہیں۔نماز کی تکبیر کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں جیسا کہ بہت سے ناواقف لوگ کانوں تک 3 مرتبہ ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہیں یہ سب خلافِ سنت ہے۔بلکہ بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرَ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَلَاحولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ○ پڑھیں۔

جب طواف کے بعد سعی کا ارادہ کرے تو آبِ زمزم پینے کے بعد حجرِ اَسود کے بالمقابل آکر استلام کرے یہ 9 واں استلام ہوگا۔اس کے بعد خوب دعائیں مانگے۔اس کے بعد صفا پہاڑی کی طرف چلا جائے۔ صفا پہاڑی پر قبلہ رُخ ہوکر نیت کریں۔اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ○

فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ 7 مرتبہ تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتے ہوئے سعی شروع کریں۔ سبز لائٹوں کے درمیاں دوڑ کی چال دوڑیں عورتیں نہ دوڑیں صرف مرد دوڑیں۔ ہر چکر میں خوب اہتمام کے ساتھ ذکر کریں اور دعائیں مانگیں حدیث میں ہے کہ صفا مروہ کی سعی اللہ کے ذکر کے لئے ہی مخصوص ہے۔ نہ کہ کسی دوسری وجہ سے۔ (یہ مقامات بھی دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص ہیں)۔

(ترمذی، ابوداؤد)

صفامروہ کے سبز ستونوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى. اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ○ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا○ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ○ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ○

حج وعمرہ پر جانے والے تمام زائرین سے گذارش ہے کہ دورانِ سعی آپ اپنی زبان میں دعائیں مانگیں اور اگر آپ عربی دعاؤں کے مفہوم سے آگاہ ہیں تو عربی میں مانگیں، اللہ تعالیٰ آپ کی نیت اور ہر زبان کو جانتا ہے۔

واجباتِ سعی

سعی ایسے طواف کے بعد ہو۔ (1) جو جنابت وحیض ونفاس (حدث اکبر) سے پاک ہو۔ (2) سعی کے سات چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر) رُکن یعنی فرض ہیں اور آخری تین چکر واجب ہیں۔ (3) اگر کوئی عُذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا ضروری ہے۔ (4) عمرے کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا ضروری ہے (5) صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا (6) ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی

(1) سعی کرتے وقت اس طرح بات چیت کرنا یا خرید وفروخت کے معاملات طے کرنا جس سے حضورِ قلب نہ رہ سکے یا اذکار اور دُعائیں پڑھنے میں مانع ہوں یا تسلسل ترک ہو جائے (2) صفا مروہ پر چڑھنا ترک کر دینا (3) سعی کے مختار وقت سے بِلا عُذر تاخیر کرنا (4) ستر عورت کا ترک کرنا یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اسکو نہ چھپانا (یاد رہے کہ طواف میں یہ واجب ہے اور سعی میں مستحب ہے (5) سعی میں میلین اخضرین (سبز ستون) کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ اور باقی جگہ تیز چلنا (6) سعی کے پھیروں میں بِلا عُذر زیادہ

دیر کرنا۔طواف اورسعی میں اتصال (پے درپے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہو کر فوراً یعنی متصل ہی سعی کے لیے نکلنا یہ سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے اس طواف اور دوگانہ طواف کے بعد سعی کے لیے جانے سے پہلے حجرِ اَسود کی طرف منہ کرکے (9) نواں استلام سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے سعی کیلئے صفا کے قریب پہنچ کر اس کے اوپر چڑھتے وقت یہ دعا پڑھیں۔ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعآئِرِ اللّٰہِ۔(ترجمہ) میں سعی اُسی جگہ سے شروع کرتا ہوں جسکا اللہ تعالٰی نے پہلے ذکر کیا۔جیسا کہ فرمایا۔بیشک صفا ومروہ اللہ تعالٰی کی نشانیاں ہیں۔صفا کی نئی تعمیر کے بعد صفا کی بلندی کا اول حصہ چڑھنا جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آجائے کافی ہے۔قبلہ رو کھڑے ہوکر سعی کی یوں نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالسَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ۔ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں صفا ومروہ کے درمیاں سعی کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں خاص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے پس تو اسے میرے لیے آسان کردے اور قبول فرمالے۔صفا ومروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا اور مردوں کیلئے ہر چکر میں میلین کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا بھی سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔عمرہ کی سعی میں تلبیہ

نہ پڑھے تلبیہ طواف کو شروع کرتے وقت ختم ہو جاتی ہے۔صفا سے مروہ تک ایک چکر ہو جاتا ہے اور مروہ سے واپس صفا تک دو چکر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا۔صفا و مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اُٹھائے جیسے دُعامیں اُٹھائے جاتے ہیں۔دورانِ سعی جو دُعائیں یاد ہوں سب پڑھی جائیں اور کثرت کے ساتھ درود شریف کا وِرد کریں۔صفا و مروہ کے درمیان جب وہ جگہ آجائے جہاں دیوار میں سبز رنگ کے ستون لگے ہوئے ہیں اور چھت پر سبز رنگ کی ٹیوب بھی لگی ہوئی ہیں جب بقدر چھ ہاتھ فاصلہ رہ جائے تو درمیانی چال سے دوڑنا شروع کرے۔ایک ستون سے دوسرے ستون تک دوڑنا ہے۔ پھر جیسے پہلے چل رہے تھے ویسے ہی چلیں۔ یہاں پر بہت تیز دوڑنا ممنوع ہے۔سبز ستون کے درمیان دوڑنا صرف مردوں کیلئے ہے عورتیں ہرگز نہ دوڑیں۔دونوں سبز ستون کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعامانگا کرتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَم○

ترجمہ: بے شک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔سعی کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ آپ پر واجب نہیں ہوتا۔سعی سے فارغ ہو کر حلق سے پہلے حرم شریف میں آکر دو رکعت نفل

شکرانہ پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

سر کے بال مُنڈوانا یا کتروانا

اس کے بعد عمرہ کرنے والے آدمی سر کے بال منڈوالیں (ٹنڈ کروا لیں) یا کتروالیں۔ یہاں ایک بات نوٹ کرلیں کہ مروہ پر کچھ لوگ قینچی لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ اُن سے چند بال کٹوا لیتے ہیں۔ حنفی مسلک کے مطابق اس طرح سر کے چند بال کٹوا لینے سے آدمی احرام سے باہر نہیں آتا اور نہ ہی حلال ہوتا ہے۔ یہ بھی خیال کیجئے جب گھر سے رب کی رضا کیلئے نکل گئے لباس بدل دیا اور اپنی تمام ہیئت بدل دی تو پھر سر کے بال منڈوانے یا ٹنڈ کروانے میں کون سا حرج ہے کہ آخری وقت میں اپنے آپ کو افضل ترین عمل کرنے سے محروم کر دیتے ہو۔ دل میں بالوں کی محبت بسی ہوئی ہے۔ ہمارے اور آپ کے پیارے نبی احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کے تمام بال منڈوائے تھے۔ اور ایک سوال کرنے والے کے جواب میں تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو (ٹنڈ) کرواتا ہے۔ قصر کی اجازت ہے۔ قصر کیلئے ضروری ہے کہ تمام سر کے بالوں کا چوتھائی حصہ کاٹا جائے صرف چند بال کاٹ لینے سے آپ احرام سے ہرگز باہر نہیں آسکتے۔ بعض لوگ مسجد عائشہ تنعیم سے نفل کا احرام باندھ کر عمرہ کرتے ہیں اور سر کے ایک چوتھائی بال کاٹ لیتے

ہیں پھر دوسرا عمرہ کرتے ہیں پھر چوتھائی بال کاٹ لیتے ہیں اس طرح چار عمرے کرتے ہیں اور چوتھی مرتبہ بقیہ سر کے بال کاٹتے ہیں یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ پہلی مرتبہ ہی (ٹنڈ) یعنی تمام سر کے بال کاٹ دیں اس کے بعد دوسرا عمرہ کریں بال نہ ہونے پر بھی سر پر سیفٹی یا اُسترا پھیر کر شرط پوری کریں۔اس طرح جس شخص کے سر پر بال نہ ہوں وہ بھی سر پر اُسترا پھیرے تاکہ شرط پوری ہو جائے اورآپ حلال ہو سکیں۔حلق یا قصر حدودِحرم میں کروایا جائے۔اگر حدودِحرم سے باہر کروایا تو دم دینا ہوگا۔ جب عمرے کے تمام ارکان پورے ہوجائیں تو آپ حلق کسی سے کروالیں یا آپ خود بھی حلق کر سکتے ہیں یا اپنے کسی دوسرے ساتھی سے بھی اگرچہ اس نے احرام باندھا ہوا ہواس سے بھی ٹنڈ کرواسکتے ہیں۔محرم مرد اپنے حلق یا قصر کے بعد اپنی عورت کے بال کاٹ سکتا ہے۔ یہ سب جائز ہے اور مستحب ہے کہ ٹنڈ کرواتے وقت تکبیر کہے اور دعا مانگے۔

عمرہ پر عمرے کا احرام باندھنا

بعض لوگ طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کئے بغیر دوسرے عمرے کیلئے احرام باندھ لیتے ہیں۔اور بعض لوگ اتنا معمولی سا قصر کرتے ہیں کہ احرام سے نہیں نکلتے اور اس پر دوسرا احرام باندھ لیتے ہیں اس سے احرام پر احرام باندھنا لازم آجاتا ہے جو بالکل ممنوع

ہے۔ایسا کرنے پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

قیام مکہ مکرمہ اور احکام عمرہ وطواف

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک ساعت مکہ مکرمہ کی گرمی کو برداشت کیا تو اس سے جہنم سو سال دور ہو جائے گی۔ (البحر العمیق)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ایک دن بیمار رہوا تو مکہ کے علاوہ دوسری جگہ کی ساٹھ سال کی عبادت کے برابر عمل صالح لکھا جاتا ہے۔(البحر)

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آپ اپنے ماں باپ دوستوں عزیزوں کی طرف سے بھی عمرہ کر سکتے ہیں اگرچہ وہ زندہ ہوں یا فوت شدہ ہوں۔ ہمارے حنفی مذہب کے مطابق اِسکی اجازت ہے ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ آپ کو گمراہ کریں اور عمرہ کرنے سے منع کریں بلکہ کچھ ایسی کتابیں بھی دکھاتے ہیں جن میں اپنے ماں باپ، عزیز و اقارب کی طرف سے عمرہ کرنا منع لکھا ہوتا ہے آپ ہرگز اِن کی باتوں میں نہ آئیں اور اپنے حنفی مذہب کے مطابق عمرہ کریں۔ جب عمرہ کرنا ہو تو اپنی قیام گاہ سے غسل کرلو اور اگر غسل نہ کر سکو تو احرام پہن کر مسجد عائشہ تنعیم (میقات) پر جانے کے لیے حرم شریف باب الفہد کے سامنے سے 5 ریال گاڑی والے کو دیکر وہاں پہنچ کر مسجد عائشہ میں دو رکعت نفل

عمرہ کی نیت سے پڑھکر سلام پھیریں، سلام پھیرنے کے بعد سر سے کپڑا ہٹا کر عمرے کی نیت کریں اور تلبیہ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پکاریں پھر حرم شریف میں آجائیں طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد واجب طواف پڑھنے کے بعد صفا مروہ کے سات چکر پورے کر کے ٹنڈ کروالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آپکا عمرہ مکمل ہو گیا۔

اب دوسری بات! کہ یہ حاضری کس کے کرم کے صدقے اور کس کے طفیل ہے۔ یہ سب آقائے نامدار ختم المرسلین وجہء تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ملی ہے آپ کے احسانات کا یہ تقاضا ہے کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے طواف کریں اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے نام کے طواف کریں اس کے بعد اپنے والدین، اساتذہ، عزیز واقارب اور اپنے پیر صاحبان کے لیے طواف کر کے ایصال ثواب کریں۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ جو طواف اللہ کے حبیب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا کریں اس میں صرف درود شریف پڑھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ شریف پر ہر وقت 120 رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ 60 رحمتیں صرف بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں پر 40 رحمتیں نماز پڑھنے والوں پر اور 20 رحمتیں صرف بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر عطا کی جاتی ہیں۔ (کنز العمال)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اُٹھا کر دوسرا قدم زمین پر نہیں رکھتا کہ ربِ ذوالجلال اُسکی ایک خطا کو معاف فرما دیتا ہے اور ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ (کنزالاعمال، فضائل حج)

مکہ معظّمہ میں رہتے ہوئے جس قدر زیادہ طواف کر سکتے ہیں یا جس قدر زیادہ بیت اللہ شریف کی زیارت کر سکتے ہیں کریں۔ نہ جانے پھر اس قدر قیمتی لمحات آپ کو دوبارہ میسر آئیں گے یا نہیں۔ اپنا زیادہ وقت حرم شریف میں طواف کرتے ہوئے یا بیت اللہ شریف کو کثرت کے ساتھ دیکھتے ہوئے گزاریں کعبہ شریف کو ایک ساعت دیکھنا سال کی نفل نمازوں سے بہتر ہے۔ (فضائل حج)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو کلمات زبان پر بہت ہلکے ہیں اور میزان میں بہت بھاری ہیں اور ربِ کائنات کو بہت ہی پیارے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ یہ کثرت سے پڑھیں۔

قیامِ حرمین اور مسائلِ نماز

مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے۔ (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھے کہ اُس کی ایک نماز بھی اس مسجد سے فوت نہ ہو تو اُس کے لئے آگ اور دیگر عذاب جہنم سے نجات لکھی جاتی ہے اور وہ شخص نفاق سے بری ہے۔
(مسند احمد، معجمی الاوسط للطبرانی)

بیت اللہ شریف یعنی خانہ کعبہ کے چاروں طرف نماز پڑھنی جائز ہے لیکن بیت اللہ شریف کا سامنا ہونا ضروری ہے۔ بیت اللہ سے فاصلے پر بیت اللہ کی سیدھ کافی ہوتی ہے مگر قریب ہونے کی صورت میں ذرا سا فرق بھی نہیں ہونا چاہیے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

دیکھا گیا ہے کہ عورتیں مردوں کے ساتھ آگے پیچھے نماز کے لئے کھڑی ہو جاتی ہیں اس سے نہ مرد کی نماز ہوگی نہ عورت کی ہوگی۔ اس طرح عورتوں کا مردوں کے ساتھ کھڑے رہنا شرعاً حرام ہے۔ دوسری یہ بات بھی ذہن میں رکھیں نمازِ باجماعت میں اگر کوئی عورت مرد کے برابر اس طرح کھڑی ہو جائے کہ اس کا قدم مرد کے قدموں کے برابر اور اُس کے ٹخنے اُس کے ٹخنوں کے کے برابر آجائیں اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو اس سے تین مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی چاہے، وہ باپ بیٹا یا بھائی اور شوہر کیوں نہ ہو ایک اس کے دائیں ایک اس کے بائیں اور ایک اس کے پیچھے والے کی۔

حرم شریف میں فجر کی آذان صبح صادق کے فوراً بعد دے دی جاتی ہے اس کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے طلوعِ آفتاب کا صحیح وقت معلوم کرنے کے بعد تقریباً 10 منٹ بعد اشراق پڑھ سکتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک بندہ مسجد میں عبادت میں مشغول رہنے کے بعد 2 یا 4 رکعت نمازِ اشراق پڑھ لے تو ایک پورے حج اور ایک پورے عمرہ کا ثواب ملتا ہے آپ اس حدیث پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

دوگانہ طواف یا کوئی اور نماز کے لئے ممنوع اوقات یہ ہیں۔ طلوعِ آفتاب، یا عین زوال یا عین غروبِ آفتاب۔ اگر کسی نے اِن اوقات میں نماز شروع کردی تو اس کی نماز کا اعتبار نہیں ہے اور وہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مکروہ اوقات میں واجب طواف پڑھ رہے ہوتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حرم شریف میں ہر چیز جائز ہے۔ خیال رہے کہ مسائل مقام کے اعتبار سے نہیں بدلتے۔ پاکستانی حضرات بھی عصر کی نماز کے بعد دوسرے لوگوں کو دیکھتے ہوئے واجب طواف پڑھنا شروع کردیتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ مغرب کی نماز کے بعد واجب طواف پڑھ لیں۔

ایک بات خصوصی طور پر نوٹ کریں کہ نماز پڑھنے کے لے طمانیت اور یکسوئی بہت ضروری ہے لوگ مطاف میں مقامِ ابراہیم کے

قریب ہو کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ہجوم کی وجہ سے دھکے پڑھتے ہیں لوگ دھکے مار کر گزر جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو صحیح طریقہ سے رکوع سجود ہوتا ہے ہجوم کے درمیان مرد وعورت دھکے کھاتے ہیں۔اس لیے ایسی جگہ دوگانہ نماز نہ پڑھی جائے۔

عمرہ پر جانے والے حضرات تمام نمازیں باجماعت اَدا کریں اگر کوئی نماز باجماعت سے رہ جائے تو فوراً نماز میں قصر کرے۔یہی مسئلہ مدینۃ المنورہ کے لئے ہے۔

حرمین شریفین میں نماز جنازہ ہر نماز کے بعد ہوتا ہے نماز جنازہ لازماً پڑھیں اپنے آپ کو بہت بڑے اَجر وثواب سے محروم نہ کریں۔ نمازِ جنازہ مرد اور عورتیں دونوں پڑھیں۔

مکہ سے الوداعی مُدلّل دُعا

اے میرے اللہ! میں تیرے اس مقدس گھر کے زیرِ سایہ اور تیرے باعظمت دروازے پر کھڑا ہوں جو رحمت اور جاہ وجلال کا دروازہ ہے جو توبہ کرنے گناہ معاف کرانے اور کرم واحسان کا دروازہ ہے جو تیری طرف آنے اور عاجزانہ دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے کا دروازہ ہے۔اسی در پر دعائیں پیش کی جاتی ہیں اور تو ہی اپنی رحمت سے اور فضل وکرم سے ان کو قبول کرتا ہے۔تجھ سے بہتر دعا قبول کرنے والا کوئی نہیں۔

اس عظیم الشان مقام پر میں اقرار کرتا ہوں اور تیرے تمام فرشتوں اور ساری مخلوق کو اپنے اس اقرار پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی ہمارا مالک ہے تیرے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔اس کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے ہیں اور سچے رسول ہیں جن کو تو نے دنیا کے لئے سراپا رحمت اور تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔

اے میرے اللہ ! میں تجھ کو اپنا مالک بنا چکا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اسلام ہی میرا دین و مذہب ہے۔اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برحق نبی اور سچے رسول ہیں اور تمام نبیوں اور رسولوں کی نبوت و رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔

اے ہمارے اللہ !اس اعلیٰ اور برتر مقام پر اور تیرے پُرامن حرم پاک کے درِ اَقدس پر عاجزانہ دعا کرتا ہوں کہ میرا کوئی گناہ تیری معافی اور بخشش سے نہ رہ جائے اور میری ہر پریشانی میں تیری طرف سے آسانی ہو جائے اور میرے ہر عیب کی تو ہی پردہ پوشی کر۔

ہر بیماری سے تو ہی صحت وعافیت دے گا۔اور تو ہی ہر مسافر کو خیریت سے واپس گھر پہنچائے گا۔ہمارے دشمن کو تو ہی ذلیل وخوار کرے گا اور ہر تنگدست کو دوسروں کی محتاجی سے تو ہی بے نیاز کریگا۔اور ہر فرض کی ادائیگی صرف تیری ہی غیبی مدد سے ہوگی دنیاوا

آخرت میں میری ہر ضرورت اور ہر کام کو آسانی کے ساتھ تو ہی پورا کریگا۔

تیری رحمت کا سہارا ہمارے کاموں کو آسان بنادے۔ ہمارے سینوں کو اطمینان اور سکون سے بھر دے اور پھر دوبارہ اپنے اس مقدس گھر کی زیارت اور عافیت و سلامتی لے ساتھ مناسکِ حج کو باربار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

اور اے رحم وکرم کرنے والے! ہمیں اپنے یہاں تیری پناہ میں آنے والوں، کامیابی حاصل کرنے والوں اور ہمیشہ تیرا شکریہ ادا کرنے والوں میں شامل فرما اور ہمیں اپنے گھر والوں میں سلامتی اور کامیابی کے ساتھ پہنچنا نصیب ہو اور ہمیں اپنے ان بندوں میں داخل فرما جن کو کبھی کسی قسم کا خوف اور غم نہ ہوا۔

اے ہمارے رب! ہمارے حال پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہمیں تیری ہی رحمت کا سہارا ہے۔ تمام تعریفیں صرف تیرے ہی لئے ہیں۔

اے عزت وعظمت کے مالک، اے ہمیشہ قدرت واختیار رکھنے والے، اے سخت گیر اور زبردست قدرت اور قوت رکھنے والے، اپنے حکم اور اِرادہ کو فوراً پورا کرنے والے، اے بے پناہ رحمت اور بخشش والے، اے دنیا وآخرت کے مالک مجھ پر تیری کس قدر بے شمار نعمتیں

ہیں جن میں ہر ادنیٰ نعمت پر میں تیری تعریف وثناء اور تیرے شکر کا حق اَدا نہیں کرسکتا۔

میں اس کا طلب گار ہوں کہ فقرو تنگدستی سے مجھے ذلیل نہ کر اور قرض کی بدنامی سے مجھے بچا اور جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان کو مجھ سے واپس نہ لے اور صحت وعافیت کی زندگی عطا فرما اور تمام نعمتوں پر تجھے یاد کرنے۔ تیرا شکر اور عبادت کا پورا حق اَدا کرنے میں میری مدد فرما۔

اے ہمارے اللہ! تو اس سب سے پہلے اور سب سے پرانے گھر کا مالک ہے اس در پر میری اِلتجا ہے کہ ہمیں اور ہمارے ماں باپ، ہماری بیویوں، ہماری اولادوں، اور ہمارے بھائیوں کو جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرما۔

اے ہمارے اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت کے گناہ معاف فرما۔ اور ان کی خطاؤں پر چشم پوشی فرما اور ان پر رحم کرتے ہوئے ان کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ فرما اور ہر قسم کے شر اور فتنوں سے اس اُمت کی حفاظت فرما۔

اے سب سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والے۔ اے ہمارے اللہ! فوت شدہ مسلمانوں کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ ان کو ہمیشہ ٹھنڈا رکھا اور جو مسلمان زندہ ہیں ان کے گناہوں کو معاف فرما۔

اُن کی ہر مشکل کو آسان کردے۔ان کے بیماروں کو صحت وتندرستی عطا فرما۔ان کی برائیوں کی پردہ پوشی فرما۔ان کے خوف اور بے ایمانی کو دور فرما اور شیطان کے بہکانے پر برے خیالات اور ارادوں اور زمانہ کے فتنہ وفساد سے ان کو دور رکھ۔

اے ہمارے اللہ !ہم تیری ہی پناہ چاہتے ہیں بلاؤں اور مصیبتوں کی سختی۔ بدنصیبی اور بری تقدیر کے انجام،اور دشمنوں کی جگ ہنسائی سے،اس طرح فکر اور پریشانی اور غم۔اور رنج کمزوری اور ناتوانی کاہلی بزدلی بخل (کنجوسی) بےبس اور لاچار کردینے والے بڑھاپے، قرض کے دباؤ اور لوگوں کی ظالمانہ تدبیروں سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں۔

ہمیں اپنی پناہ میں رکھ اُس علم سے جو ہمیں فائدہ نہ پہنچائے اور گمراہ کرے اور ایسے دل سے جس میں تیرا خوف اور ڈر نہ ہو اور ایسی زندگی سے جس میں حرص وہوس کسی طرح کم نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

اے اللہ! تو ہی ہماری ضرورتوں اور کاموں کو پورا کرنے والا دنیا و آخرت میں ہمارے مرتبے بلند کرنے والا اور ہماری آواز کو سننے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

ہمارے دلوں کو پاک کر اور ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما ہمارے دین و دنیا کو ہمارے لئے بہتر بنا اور ہمیں ہمارے گھر

والوں ہمارے مال اور سامان زندگی اور ہماری ملک کو ہر مصیبت پریشان کرنے والے حالات اور تمام آفتوں سے اپنے حفظ و امان میں رکھ اس طرح پھیلنے والی بیماریوں بلاؤوں اور قحط گرانی اور ہر قسم کے کھلے ہوئے اور پوشیدہ گناہوں، برے اور ناپسندیدہ کاموں سے ہماری حفاظت فرما۔

اے ہمارا اللہ! ہمارے لئے تمام مسافروں اور تیری زمین پر بسنے والے اور سمندروں میں رہنے والے اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کے لئے صحت وسلامتی عافیت وتوفیق اور صحیح رہنمائی نصیب فرما اور ان کو بھی اپنی مدد، تائید اور کامیابی نصیب فرما جو تیری راہ میں سر بکف ہیں اور جم کر صبر و ہمت سے مقابلہ کر رہے ہیں اور تیرا نام بلند کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور جو دین کی خدمت و مدد کر رہے ہیں اور اسلام کو دشمنوں سے بچانے پر تلے ہوئے ہیں اور وہ مسلمان جو کافروں اور مشرکوں کے ملک میں بے کس اور بے بس ہیں۔ تیرے دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں اور بے یار و مددگار مظلوموں کی طرح اپنے ملک میں رہتے ہیں۔

اے ہمارے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت اور برتری عطا فرما۔ دین کا نام بلند کر اور جو دین کی خدمت و مدد کرتے ہیں ان کی تائید و امداد فرما اور جو مسلمانوں کو ذلیل کریں ان کو ذلت وخواری میں

مبتلا کر۔

اے مدد چاہنے والوں کے زبردست مددگار! ہماری بروقت مدد کر اور ہمیں نصرت و کامیابی عطا فرما۔ ہماری اور ہمارے ان مسلمان بھائیوں کی حفاظت فرما جو اپنے ملک سے نکالے گئے اور ان کے وطن میں اُن کو جو تکلیفیں پہنچائی گئی ہیں اور جہاں بھی ظلم اور دشمنی سے بے گناہ مسلمانوں کو ان کی آبادیوں اور ان کے گھر میں قتل کیا گیا۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے اپنے سایۂ رحمت میں پناہ دیکر ان سب کو وہ جنت الفردوس عطا فرما۔ جس کا وعدہ تو نے اپنے بلند مرتبہ شہداء کیلئے کیا ہے اور ان کے بدلے ہمیں ان سے بہتر بھائی اور سچے دل سے مدد کرنے والے ہمدرد عطا فرما اور ہم سب کے حال پر وہ رحم فرما جو پوری دنیا کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے اور ہر گوشہ پر چھایا ہوا ہے۔ تجھ سے بہتر کون ہے، جس سے مانگا جائے۔

اے پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہم پر ان لوگوں کو غالب اور برسر اقتدار نہ کر جو تجھ سے نہیں ڈرتے اور ہم پر رحم نہیں کرتے۔

اے ہمارے اللہ ان کافروں اور مشرکوں پر لعنت اور اپنا غضب نازل فرما جو تجھ سے ہمارا تعلق ختم کرنا چاہتے ہیں اور تیرے چاہنے والوں اور تیرے ان بندوں کی خون ریزی کرتے ہیں جو حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت میں ہیں۔

اے اللہ ان کافروں اور مشرکوں کے اتفاق کو ختم کر دے ان کے قدم اکھڑ جائیں ان کی دھجیاں اڑا دے اور ان کے ملکوں کو تباہ و برباد کر دے ان کی جماعتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ ان دشمنوں اور ان کی مدد کرنے والوں میں جدائی پیدا کر دے اور یہ آپس ہی میں لڑتے مرتے رہیں اور ان پر اپنا وہ غضب وعذاب نازل فرما جس سے کسی ظلم وستم کرنے والوں کو چھٹکارہ نہ مل سکے۔

اے اللہ! جس نے بھی مسلمانوں کی خون ریزی کی، ان کی مال و دولت پر قبضہ کیا۔ ان کی آبرو اور عزت پر دست درازی کی، تو ہی ہماری جانب سے ان دشمنوں کا مقابلہ فرما۔ ان کے شر وفساد سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں ان کی سازشوں اور خطرناک ارادوں سے ہمیں اپنے حفظ وامان میں رکھ۔

اے میرے اللہ! اس پاک اور مقدس مقام پر جو تیری تجلیات اور تیری کھلی ہوئی نشانیوں کا مقام ہے۔ میری یہ حاضری عمر بھر میں آخری نہ ہو اور کبھی بھی ہمیں اپنے پاک گھر کی زیارت سے محروم نہ کرنا۔ یہی وہ پاک گھر ہے جس کو تو نے ہر قسم کی عظمت وعزت بخشی ہے۔ اور جو مسلمانوں کے لئے عبادت گاہ اور امن کی جگہ بنائی گئی ہے۔

اے بیت اللہ! میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں اور اے اللہ کے

پاک گھر میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں اے دنیا میں امن وسلامتی کے گھر میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔

اے فرشتوں کے اترنے، اور اللہ کے نیک بندوں کے رہنے کی جگہ، میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اللہ کی طرف سے وحی اور قرآن اترنے کی جگہ میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اے دنیا میں اسلام وایمان کے مرکز میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔

اے ولادت گاہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اے ہدایت اور لاانتہا نیکیوں کے سرچشمے میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔

اے اَنوار ومعرفت کے خزانے میں تجھ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اے اللہ تو سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ تو سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ بہت ہی بڑا ہے۔ اور بے حد تعریف وثناء صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ کی باعظمت ذات برائی اور عیب سے ہر لحظہ اور ہر لمحہ پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمارے باپ، ہمارے سردار ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوں اور آپ کے سچے جانشیوں اور آپ کی بیویوں پر جو ہم سب کی مائیں ہیں اور آپ کے برگزیدہ خاندان اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

اور جنہوں نے صحیح طریقہ اور بہتر صورت سے ان کی پیروی کی ان سب پر قیامت تک اپنی رحمت کاملہ نازم فرما اور تمام تعریفیں صرف اسی اللہ کے لئے ہیں جو دنیا و آخرت کا مالک ہے اور پالنے والا ہے۔

رخصت اے رکن یمانی، رخصت اے سنگ سیاہ
یاد رکھنا میرے آنسو، یاد رکھنا میری آہ!
اے حطیم پاک رخصت تجھ سے بھی ہوتا ہوں میں
لب پہ آہ سرد ہے، دھنتا ہوں سر، روتا ہوں میں
رخصت اے میزابِ رحمت الوداع اے بام در
رخصت اے دیوار کعبہ، الوداع اے پاک گھر
(شعر)

(اس کے بعد قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں سیر ہو کر آبِ زم زم پیجئے اور الحمدللہ کہہ کر یہ دعا مانگیں) اے ہمارے اللہ۔ مجھے دین و دنیا میں فائدہ پہنچانے والا علم نصیب فرما۔ وسعت اور کشائش والا رزق مقدر (نصیب) فرما ہر تکلیف اور بیماری سے شفاء عطا فرما۔

نماز قضائے عمری

نماز کو اس کے شرعی وقت میں نہ پڑھنا یعنی نماز کو قضاء کر دینا گناہ ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اگر کسی شخص کی بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی

سال کی نمازیں قضاء ہوگئی ہوں تو اِنکی قضاء میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرے قضاء نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں اوقات ممنوعہ یعنی عین طلوع عین غروب عین زوال کے علاوہ جس وقت بھی فرصت ہو اُس دن کی فرض نماز کے علاوہ دیگر پانچ نمازوں کے فرض اور وِتر ملا کر 20 رکعتیں قضاء پڑھ لیا کرے اور اپنی نمازوں کا باقاعدہ حساب رکھے ایک صورت یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے یا بعد میں ایک ایک وقت میں دودو چار چار نمازیں قضاء پڑھ لیا کرے اور اگر کوئی مجبوری ہو اتنی نمازیں نہ پڑھ سکے تو ہر نماز سے پہلے یا بعد کم از کم ایک نماز کی قضاء ضرور پڑھ لیا کرے ہر قضاء نماز کی نیت یوں کرے مثلاً فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں اِن میں سے اس فجر کی پہلی قضاء نماز کی نیت کرتا ہوں اور اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نیت کرے۔

زیاراتِ مکۃ المکرمہ

1۔ جائے پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (مولد النبی)

2۔ جنت المعلیٰ (قبرستان)
3۔ مسجد الرایہ

4۔ مسجد جن
5۔ مسجد الشجرہ

6۔ مسجد تنعیم
7۔ مسجد جعرانہ

8۔ مسجد بیعت
9۔ مسجد نمرہ

10۔ مسجد خیف
11۔ غارِ حرا (جبل نور)

12۔ غارِ ثور
13۔ غارِ مرسلات

14۔ جبلِ رحمت
15۔ مزدلفہ

16۔ وادی منیٰ
17۔ وادیِ مُحسّر

18۔ ذبیحہ گاہ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

19۔ جمرات
20۔ جبلِ ابوقبیس

21۔ جبل قیقعان
22۔ طائف

23۔ نہر زبیدہ

مدینۃ المنورہ

سلام بحضورِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

السلام اے سرورِ کون و مکاں
السلام اے رحمتِ ہر دو عالم
السلام اے آئینہ لطف و کرم
السلام اے شافعِ خیر الاُمم
السلام اے شاہد و مشہودِ حق
السلام اے احمد و محمودِ حق
السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے صادق الوعد الامین
السلام اے غم گسارِ عاصیاں
السلام اے مونسِ بے چارگاں
السلام اے نورِ وحدت کے امیں
السلام اے رحمتِ دنیا و دیں
السلام اے نورِ وحدت کے امیں
السلام اے ذاتِ ختم المرسلیں
السلام اے مظہرِ نور و جمال
السلام اے مصدرِ فضل و کمال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

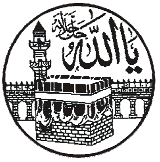

مدینہ طیبہ

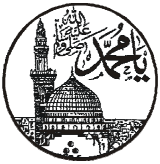

اِدب گاہیت زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفَس گُم کردہ می آید، جنیدؒ و با یزیدؒ ایں جا
لے سانس بھی آہستہ! یہ دربارِ نبوی ﷺ ہے
خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مدینہ طیبہ کی حاضری مسلمانوں کے لئے عظیم نعمت ہے

مدینہ باسکینہ جسے ہادی سُبل، ختم رُسل، مولائے کُل محمد ﷺ کا دارالہجرت مسکن اور استراحت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جوکہ منبعِ فیوض وبرکات۔ مرکزِ کمالات، سرچشمہ انوار وتجلیات اور فقید المثال فتوحات کی مبداء بھی ہے۔

اس خاکِ پاک کے تابناک ذرّات کو اس اعزاز پر بجا طور پر ناز ہے کہ فخرِ کون ومکاں سلطان زمین وزماں ﷺ کا وجودِ باوجود انہی

سے معرضِ وجود میں آیا اور اسی خاک کو رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گوہرِ عنصر شریف کا صدف بننے کا شرف نصیب ہوا۔

اس شہرِ خوباں کے تذکرہ سے ایمان میں تازگی، روح کی فرحت و سرمستی اور قلب کو سرُ ور و شادمانی نصیب ہوتی ہے۔ آیئے دیارِ یار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی منقبت و فضیلت کے ایمان افروز ذکر سے کیف و سرُ ور حاصل کریں۔ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قلبِ اَطہر اس دیس کی محبت سے لبریز تھا۔ جس کا اظہار آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعمال واقوال سے ہوتا رہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کریمہ کے درو دیوار نظر نواز ہوتے ہی بے تابانہ طور پر سواری کو خوب تیز کرتے، تاکہ فراق کی جاں گداز گھڑیاں ختم ہو کر وصل کی روح پرور ساعت جلد نصیب ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلبِ اَطہر میں اس ارض مقدس کی گرد و غبار اور ریگ زاروں کے ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ پُرضیا پر لگ جاتے تو انہیں صاف نہیں فرماتے تھے۔

اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین میں سے کوئی فرد چہرہ یا سر گرد و غبار سے چھپاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا کرنے سے منع فرماتے اور یہ ایمان افروز خوشخبری سناتے کہ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مدینہ منورہ زادھا اللہ تنویرًا کی خاک میں ہر بیماری

کی شفا ہے۔حتی کہ کوڑھ اور برص جیسے موذی اور لاعلاج امراض کے لئے بھی باعثِ شفا ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے یہ روایت نقل کی ہے۔کہ

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً۔ہم انہیں دنیا میں عمدہ ٹھکانہ ضرور عطا کریں گے۔

اس فرمانِ باری تعالیٰ میں جس عمدہ ٹھکانے کا وعدہ ہے اس سے مراد مدینہ باسکینہ ہے۔رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد پاک ہے۔ اے اللہ بے شک تو نے مجھے میرے محبوب شہر مکہ سے ہجرت کا حکم دیا سو مجھے اپنے پسندیدہ شہر میں سکونت نصیب فرمادے۔

دربارِ صمدیت میں رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یوں دستِ بدعا ہوئے۔اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ ۔ اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں فرما۔جس طرح ہمیں مکہ محبوب تھا۔یااس سے بھی مدینہ کی محبت زیادہ عطا فرما۔

حضور انور سراپا رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةَ۔ مجھے اس شہر کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ملا جو شہروں کو کھا جانے والا ہے،لوگ اسے یثرب کہتے ہیں۔حالانکہ یہ مدینہ ہے۔

امام نووی المتوفی 676ھ 1277 فرماتے ہیں۔ مدینہ شریف کی تعریف میں، تَاْکُلُ الْقُرٰی کہنے کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں۔ اول یہ شہر اسلامی لشکر کا مرکز ہے اور اسی مرکز سے تمام ممالک فتح کئے جائیں گے، نیز اموالِ غنیمت اسی میں جمع ہوں گے یا اس شہر کے باشندے تمام شہروں پر غلبہ حاصل کرلیں گے۔

ایک روایت میں ہے اَلْمَدِیْنَۃُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْجَنَّۃِ۔ مدینہ منورہ جنت میں آویزاں ہے یعنی جنت میں داخل ہے۔

بارگاہ رسالت میں حاضری

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ ایسی بھٹی کی مانند ہے جو خبیث کو نکال دیتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کو بشارت دی ہے کہ یہاں رہتے ہوئے موسمی سختیاں آئیں اور ان پر صبر کیا تو ان لوگوں کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

تمام کاموں کا مدار تعلیمات اسلامی کے مطابق نیتوں پر موقوف ہے بارگاہ رسالت میں حاضری کا جو مقصود مطلوب ہے وہ اسی وقت بتمام وکمال حاصل ہوگا جب اس کا قصد کیا جائے گا۔ اس لیے بہت ضروری ہے کہ یہ سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیں۔ اپنی نیت کو خالص کرتے ہوئے مقصود اعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو بنانا چاہیے اور مسجد نبوی شریف اور جہاں جہاں آپ نے رکوع وسجود کیے اس

سارے مکان کی زینت اسی مکین سے ہے۔ کعبۃ اللہ ایک پتھر کی عمارت ہے اگر اس پر تجلیات ربانی کا نزول نہ ہو۔ بلا تمثیل یہاں مدینہ منورہ کی بھی ساری تصویریں اسی مکین حجرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور گنبدِ خضرٰی کے سراج منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے وجود باسعود سے ہیں چنانچہ فقہا کا دوٹوک فیصلہ یہ ہے۔

وَزِيَارَةُ قَبْرِالشَّرِيْفِ مَنْدُوْبَةٌ بَلْ قِيْلَ النَّهَار وَاجِبَةٌ وَلَيَنْوِ مَعَ زِيَارَةِ مَسْجِدِهِ الشَّرِيْفِ۔ (درمختار)

یعنی روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مستحب ہے بعض علماء کے نزدیک واجب کا درجہ رکھتی ہے روضہ مبارک کی نیت کی جائے تو ساتھ ساتھ آپؐ کی مسجد شریف کی بھی نیت کرلی جائے۔

سُوئے خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحیۃ المسجد کے دوگانے کے بعد روضہ مبارک کی طرف صلوۃ وسلام پڑھتا ہوا چلے لیکن خیال رکھے کہ ماں، باپ، استاد، بزرگ، مُرشد، حاکم اور بادشاہ وغیرہ کے جو دُنیاوی مرتبے اور ادب کے رشتے ہیں ان کا ہم کیسا لحاظ رکھتے ہیں۔ مثلاً بادشاہوں کا طمطراق جاہ و جلال، ہیبت و اہتمام اور پروٹوکول کے غیر معمولی قواعد وضوابط کو دیکھ کر ہر آدمی مبہوت ہو جاتا ہے اور کمال احتیاط سے اپنی ایک ایک حس و

حرکت پر کڑی نظر رکھتا ہے۔اسی طرح تھوڑی سی دیر کیلئے یہ خیال کر لینا چاہیے کہ اس وقت جس بارگاہ جلیل میں حاضری نصیب ہو رہی ہے اُن کے مراتب عالیہ کا اندازہ کرنا ہی مشکل ہے۔

نسیمِ جانبِ بطحا گُزر کن
زاحوالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را خبر کن

وہ دانائے سبل، ختم رُسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآن، وہی فرقان، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

اور بقول شیخ سعدیؒ

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ
بَعْد اَزْ خُدَا بُزُرگ تُوْئی قِصَّه مُخْتَصَرْ

روزِ اَلَسْت جس کی وفاداری کا عہد ارواح انبیا سے لیا گیا ہو جس کی آمد آمد کی خبریں ہر نبی نے اپنے عہد کے انسانوں کو تواتر سے دی

ہوں۔جن کی قدسیت کے چرچے تمام آسمانی کتابوں میں کیے گئے ہوں جن کوافضل المخلوقات میں افضل ترین ہستی ٹھہرایا گیا ہو۔

بروزمحشر جب کہ اُس دن کی ہولنا کیوں سے سارے انبیاء علیہم السلام نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے۔خبر میں ہے کہ اس روز وہی لولاک کا ستارہ اُٹھے گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا جو اس کائنات میں اس سے پہلے کسی نے بیان نہ کی ہوگی۔لوآءِ حمد اس دن اُسی کے ہاتھ میں ہو گا۔ مقام محمود جو اللہ تعالیٰ نے اُنہی کیلئے مقرر کر رکھا ہے جو اس کی کائنات میں عظیم ترین منصب ہے۔اور اس دن سارے زمانوں کے لوگ موجود ہوں گے۔

اسی ستودہ صفات کو عطا فرمایا جائے گا اور پھر اُسی محبوب کی شفاعت کوقبول فرمایا جائے گا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

اللہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا ذی مرتبہ نہ اس دُنیا میں ہوسکتا ہے اور نہ ہی عالم آخرت میں لہٰذا جب حاضری کی عظیم سعادت ایسی عالی منزلت ہستی کے دربار ذی وقار میں ہورہی ہو تو بلا تمثیل اہتمام بھی اسی شان کا ہونا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے آداب کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ذات باری تعالیٰ نے خود ہی رہنمائی فرما دی۔ فرمایا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والو اس بات کا لحاظ رکھنا کہ تمہاری آواز بھی میرے نبی کی آواز سے نہ بڑھنے پائے۔ دانستہ ہی نہیں نادانستہ بھی تم سے ایسا ہولناک جرم سرزد ہو گیا تو سنو نہ فردِ جرم عائد ہو گی اور نہ ہی مقدمہ چلے گا نہ وکالت ہو گی اور نہ ہی سفارش نہ صفائی کا موقع ملے گا اور نہ ہی یک طرفہ فیصلہ کے خلاف اپیل سنی جائے گی۔ بس ادھر یہ جرم سرزد ہوا۔ اُدھر سزا کا فیصلہ سنا دیا جائے گا اور وہ فیصلہ یہ ہوگا۔

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (الحجرات)

یعنی اس گستاخی اور بے ادبی کو تم کوئی معمولی سی غلطی نہ سمجھ بیٹھنا ہمارے نزدیک تمہارا یہ جرم اتنا بڑا ہے کہ اس کے آگے تمہاری بڑی سے بڑی نیکی بلکہ تمہاری زندگی کے سارے کے سارے نیک اعمال پر پانی پھیر دیا جائے گا اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔

ادب گا ہسیت زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

غور کریں کہ کس قدر نازک مقام ہے یہاں محبوب کائنات کے روبرو حاضر ہوتے ہوئے کس قدر احتیاط اور ادب کی ضرورت ہے۔

یہاں پہنچ کر ادب کی انتہا کر دینی چاہیے۔ اتباع۔ غلامانہ۔ سرشاری اور مُحبانہ فداکاری آخری حد کو چھو رہی ہو۔ کِبار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں یوں بیٹھے نظر آتے تھے جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ جنہیں بے حس سمجھ کر چڑیاں ان کے سروں پر بیٹھ جاتی تھیں یہ وہ لوگ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و رسالت کے شاہد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نازک مقام سے آگاہ تھے۔

آدابِ زیارتِ مدینہ

حضرت سلیمان بن سُحیم کہتے ہیں کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پیش کرتے ہیں آپ کو ان کا علم ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے علم ہوتا ہے اور میں ہر ایک کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (الاتحاف)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مناسک میں دو شعر لکھے:

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ۔ عَلَی الصِّرَاطِ اِذَا مَازَلَّتِ الْکَرَمِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے سفارشی ہیں کہ جن کی سفارش کے ہم اُمیدوار ہیں جس وقت پل صراط پر لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔

وَصَاحِبَانَ لَانُنْسَاهُمَا اَبَدًا مِّنِّیْ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَاجَرَ الْقَلَمِ

ترجمہ: آپ کے تو دوساتھیوں کو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا۔ میری طرف سے آپ سب پر سلام ہوتا رہے جب تک دنیا میں لکھنے کے لئے قلم چلتا رہے (یعنی قیامت تک)۔

شیخ ابنِ ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب فتح القدیر میں لکھا کہ اس عبد ضعیف کے نزدیک نیت کو خالص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے خاص کرنا چاہیے کہ اس میں رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِکرام کی زیادتی بھی ہے اوراس حدیث پر عمل بھی ہے کہ میری زیارت کے علاوہ کوئی اور کام نہ ہو۔

ملاعلی قاری فرماتے ہیں کہ فرائض اورضروریاتِ معاش سے جتنا وقت بچے وہ سب درود شریف پڑھنے میں خرچ کرے۔ جتنی توجہ تام ہوگی اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔

پہلے زمانہ میں گھوڑے اوراونٹوں کی سواریاں ہوتی تھیں لوگ بئرعلی سے پیدل چلنے لگتے تھے جو 6 میل سے زیادہ کا راستہ ہے۔

اُمراءاور بادشاہ کہتے تھے کہ حق یہ ہے کہ پاؤں کی بجائے ہم سر کے بل چلتے۔ اور جب مدینہ طیبہ کی عمارتیں نظر آنے لگیں تو یہ دعا پڑھو۔ اَے اللہ! یہ تیرے محبوب نبی کا حرم آگیا ہے تو اسے میرے لئے آگ سے بچنے کا اور عذاب سے اور حساب کی برائی سے بچنے کا سبب بنادے۔

اور جب روضہء رسول نظر آئے تو اُس کی عظمت وہیبت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوّ شان کا استحضار کرے اور یہ سوچے کہ اس روضہء اَنور میں وہ ذاتِ اَقدس موجود جو ساری مخلوقات سے اَفضل ہے۔ انبیاء کے سردار ہیں فرشتوں سے اَفضل ہیں قبرِ اَنور کی جگہ سب جگہوں سے بہتر اور اَفضل ہے جو حصہ زمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک سے لگا ہوا ہے وہ کعبہ شریف سے بھی اَفضل۔ عرش سے بھی اَفضل کرسی سے بھی اَفضل حتّٰی کہ زمین وآسمان کی ہر جگہ سے اَفضل (لباب)

2 رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کے بعد قبرِ اَنور کی طرف چلے اس حال میں کہ دل کو تمام کدورتوں اور آلائشوں سے پاک رکھے۔ ہمہ تن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اَقدس کی طرف پوری توجہ کرے۔ علماء نے لکھا ہے کہ جس قلب میں دنیا کی گندگیاں، لہوولعب اور خواہشیں بھری ہوں ایسے دل پر برکات کا کچھ اَثر نہیں ہوتا۔

حضرت ابنِ ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں لکھا اور اِن سے حضرت قُدِّس سِرّہٗ نے زبدہ میں نقل کیا ہے کہ سلام کے بعد پھر حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وسیلہ کی دعا کرے اور شفاعت چاہے۔اور یہ الفاظ کہے۔
يَارَسُوْلَ اللهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے وسیلے سے اللہ سے یہ مانگتا ہوں کہ میری موت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ہو۔

یہ جانتے اور مانتے ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے بارے میں اور میری آمد کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔آپ میرے پیش کئے ہوئے درود وسلام سنتے بھی ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرگوشی کے انداز میں پیش کئے جانے والے صلوٰۃ وسلام کو اُس کی بے آوازی کے باوصف بتمام وکمال سماعت فرما لیتے ہیں اس لئے زور سے پڑھنے سے منع کیا گیا ہے کہ یہ بے اَدبی ہے اور بیک وقت پیش کئے جانے والے ہزار ہا زائرین کے صلوٰۃ وسلام کو اس طرح سماعت فرما لیتے ہیں کہ ہر شخص انفرادی توجہ میں کوئی کمی محسوس نہیں کرتا۔

فقہائے اُمّت نے ارشاد فرمایا کہ مواجہ شریف کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ تواضع ،خضوع ،خشوع ، ذلت ، انکساری ،خشیت ، وقار ، ہیبت اور محتاجگی اپنے اوپر طاری کریں نظریں جھکی ہوئی ہوں۔ اعضا

سمیٹے ہوئے دل یکسو ہو۔ ہاتھ باندھے ہوئے، چہرہ روئے انور کے سامنے ہو۔ پشت قبلہ کی طرف ہو اور مواجہ شریف بڑے سوراخ کے سامنے آئے اور تقریباً 4 گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر درود و سلام پیشِ خدمت کریں اور کوشش کریں کہ سلام مختصر ہو۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مشہور و معروف فقیہ، محدث اور حنفی عالم گزرے ہیں فرماتے ہیں کہ بالاتفاق تمام مسلمانوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت اہم ترین نیکیوں اور افضل ترین عبادات میں سے ہے اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پُر امید وسیلہ ہے۔ اس کا درجہ واجبات کے قریب ہے بلکہ بعض علماء نے واجب کہا ہے اُس شخص کے لئے جس میں وہاں حاضری کی وسعت ہو۔ اس کو چھوڑنا بڑی غفلت اور بہت بڑی جفا ہے۔

فقہ کی مشہور کتاب دُرِّ مُختار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پُر انوار کی زیارت کو جانا مندوب کہا گیا ہے۔

علامہ شامی جبیر رملی شافعی نے ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس قول کو نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَبِعَدَدِ مَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی۔

یقیناً نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے احسانات اُمت پر ہیں اور جو توقعات دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

ہیں ان کا لحاظ کرتے ہوئے طاقت، اور وسعت ہونے کے باوجود حاضری نصیب نہ ہونا بے حد محرومی ہے۔ اور معمولی عذر سے اس سعادتِ عظمٰی سے محرومی انتہائی قساوت اور جفا ہے۔ مذاہبِ آئمہ اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور کی زیارت کا ارادہ مستحب ہے۔

فقہ شافعیہ کے مقتداء امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مناسک میں لکھتے ہیں کہ: جب حج سے فارغ ہو جائے تو چاہئے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کی محبت سے مدینہ منورہ کا ارادہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور کی زیارت اہم ترین قربات سے اور کامیاب مساعی ہے۔

فقہ مالکیہ میں ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور کی زیارت پسندیدہ سنت ہے جو شرعاً مطلوب ومرغوب ہے۔ (انوارِ ساطعہ)

اور قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الشفاء میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت مجمع علیہ سنت ہے اور بعض مالکیہ نے واجب فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے پھر میری قبر کی زیارت کے لئے آئے تو اس نے گویا زندگی میں میری زیارت کی۔ ایک اور حدیث شریف میں

ہے جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دلیل الطالب)

فقہ حنبلی کے مشہور متن میں حج کے احکام لکھنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک اور دو ساتھیوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا مستحب لکھا ہے۔ اسی طرح روض المربع فقہ حنبلی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک اور دو ساتھیوں کی قبروں کی زیارت مستحب ہے اس لئے حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔ معلوم ہوا کہ آئمہ اربعہ کا یہ متفقہ مسئلہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

(رواۃ البزار، دار القطنی، رواہ ابن خزیمہ، الشرح المناسک)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَا یُهِمُّهٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا۔ (قال العراقی رواہ الطبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جو میری زیارت کے لئے آئے اس کے سوا اس کی کوئی اور نیت نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں اس کی

شفارش کروں۔

فائدہ

کون شخص ایسا ہوگا جس کو محشر کی ہولنا کیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت نہ ہو؟ اور کتنا خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمادیں کہ اس کی شفاعت میرے ذمہ ضروری ہے۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مذاہب میں فرماتے ہیں کہ اس کیلئے خصوصی شفاعت مراد ہے۔ رفع درجات کی ہو یا اس ہولناک دن میں، امن کی ہو یا جنت میں، بغیر حساب و کتاب کی ہو۔

دُرمختار میں ہے کہ قبر شریف کے ساتھ مسجد کی بھی نیت کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

(کذا فی شفاء الاسقام وفی شرح اللباب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

کتنی سخت وعید ہے اور بالکل ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو احسانات امت پر ہیں ان کے لحاظ سے، مالی استطاعت کے باوجود حاضر نہ ہونا سراسر ظلم و جفا ہے۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المواہب الدنیا میں فرماتے ہیں کہ جس نے باوجود وسعت کے زیارت نہ کی اس نے جفا کی۔ مدینۃ المنورہ کے سفر میں درود شریف کی خصوصیت سے کثرت رکھئے اور نہایت توجہ سے پڑھیے جتنی کثرت ہوگی اتنا ہی مفید ہوگا۔ جب مدینہ منورہ کے درودیوار پر نظر پڑے تو ذوق وشوق میں غرق ہو جائے اس پاک شہر کی خیرو برکت حاصل ہونے کی دعا کرے مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخلہ سے پہلے صدقہ و خیرات کرے، جب گنبد خضرٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نظر پڑے تو عظمت و ہیبت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوّ شان کا استحضار کرے اور یہ سوچے کہ اس پاک قبر مبارک میں وہ ذاتِ اقدس آرام فرما ہیں جو ساری کائنات ومخلوقات سے افضل اور تمام انبیاء کے سردار ہیں۔ قبر شریف کی جگہ تمام جگہوں سے افضل ہے اور جو حصہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک سے ملا ہوا ہے وہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے حتیٰ کہ زمین وآسمان کی ہر جگہ سے افضل ہے (اللباب)

مسجد میں داخل ہو کر مسجد کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے دو رکعت تحیّۃ المسجد ادا کرے اور اعتکاف کی بھی نیت کرے کہ اللہ جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرے کہ اس نے یہ نعمتِ جلیلہ عطاء فرمائی۔

وہاں کی زیب وزینت، فانوس، قالین اور قمقموں کو دیکھنے میں محو نہ ہو جائے بلکہ نہایت ادب وقار اور عجز وانکسار سے نگاہیں نیچی رکھ کر

دربار گوہر بار محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حُرمت کوملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے قبر شریف کی طرف چلے اس حال میں کہ دل کو سب کدورتوں اور آلائشوں سے پاک رکھے اور ہمہ تن نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی طرف پوری توجہ کرے۔ جب مواجہہ شریف پر حاضر ہوتو چہرہ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر کے دیوار سے تین چار گز کے فاصلے پر کھڑا ہو زیادہ قریب نہ ہو کہ یہ ادب کے خلاف ہے۔ نگاہیں نیچی رہنی چاہئیں اِدھر اُدھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے ہاتھ پاؤں ساکن اور وقار سے رہیں یہ خیال رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوّ شان اور علوّ مرتبت کا استحضار پوری طرح دل میں ہو۔ اس وقت زیادہ سے زیادہ تواضع انکساری ہو اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ایسی شفیع ہے کہ جن کی شفاعت قبول ہوتی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر حاضری کا ارادہ کیا اور حاضر ہوا وہ مراد کو پہنچا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکھٹ پر حاضر ہو گیا وہ نامراد نہیں رہا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی وہ قبول ہوئی جو مانگا وہ ملا مشاہدات و تجربات اس بات کی شہادت دیتے ہیں اس لئے جتنا بھی ادب ہو سکے دریغ نہ کریں اور یہ سمجھیں کہ گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہیں اس لئے کہ امت کے حالات کے مشاہدہ میں اور ان کے ارادہ اور قصد کے ظہور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات اور ممات میں کوئی فرق نہیں۔ (مدخل الاول)

نہایت ضروری ہے کہ صلوۃ وسلام پیش کرنے میں شور وغوغا نہ ہو مختصر سلام پیش کرے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر یہ سلام پیش کرتے پھر حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام عرض کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَآ اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ

بعض فقہاء صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ستر مرتبہ پڑھتے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ پورا سلام پیش کرے۔ سلام پیش کرنے کے بعد اللہ جل شانہٗ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کرے۔

فقہ حنابلہ کی مشہور کتاب (المغنی) میں ہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا وَقَدْ اَتَیْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ

اِلٰی رَبِّیْ فَاَسْئَلُكَ یَا رَبِّ اَنْ تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَةَ كَمَا اَوْجَبْتَهَا لِمَنْ اَتَاهُ فِیْ حَیَاتِهٖ۔ الخ

اے اللہ تیرا پاک ارشاد ہے اور تیرا ارشاد حق ہے کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ہوں اور اپنے گناہوں سے مغفرت چاہتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت چاہتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میری مغفرت کو واجب کر دے جیسا کہ تو نے اس شخص کی مغفرت کو واجب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ان کی زندگی میں حاضر ہوا یہی الفاظ شرح کبیر میں نقل کئے گئے ہیں۔

خلفائے عباسیہ میں سے خلیفہ منصور عباسی نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ دعا مانگتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چہرہ کروں یا قبلہ کی طرف تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے چہرہ ہٹانے کا کیا محل ہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بھی وسیلہ ہیں اور تیرے والد حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کا بھی وسیلہ ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چہرہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت چاہو اللہ جل شانہٗ ان کی شفاعت قبول کرے گا۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو قاضی

عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتبر اساتذہ سے نقل کیا ہے۔

(شرح مواہب الدنیا)

علامہ قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مواہب میں لکھا ہے کہ زائرین کو چاہیئے بہت کثرت سے دعا مانگیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت چاہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اَقدس ایسی ہے کہ جب ان کے ذریعے سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرماتا ہے۔

ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور حضرت قدس سرہ نے زبدہ میں نقل کیا ہے کہ سلام کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور یہ الفاظ کہے یَا رَسُوْلَ اللهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ ۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت چاہتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ سے یہ مانگتا ہوں کہ میری موت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ہو۔

ابنِ حجر مکی شافعی نے اپنی شرح میں لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ توسل کرنا سلف الصالحین کا طریقہ رہا ہے۔ انبیاء اور اولیاء نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں کی ہیں۔ حضرت حاکم رحمۃ اللہ علیہ

نے اسے صحیح فرمایا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے دانہ کھانے کی خطا صادر ہوئی تو اُنہوں نے اللہ جلّ شانہٗ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے توسل سے دعا کی۔ اللہ جلّ شانہٗ نے دریافت کیا کہ اَے آدم علیہ السلام تم نے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو کیسے پہچانا ابھی تو میں نے اُن کو پیدا ہی نہیں کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ آپ نے جب مجھے پیدا کیا تھا اور مجھ میں جان ڈالی تھی تو میں نے عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو میں نے سمجھ لیا تھا کہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ جس نام کو ملایا ہے وہ نام ساری مخلوق میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا کہ بے شک وہ ساری مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جب اُس کے طفیل تم نے مغفرت طلب کی تو میں نے تمہاری خطا کو معاف کر دیا۔

نسائی اور ترمذی شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ جب ایک نابینا شخص نے اپنی بینائی واپس مانگی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس نابینا شخص کو جو دعا سکھائی اُس میں بھی توسّل یعنی آپ کے طفیل دعا مانگی تو اُس کی بینائی اُسے واپس مل گئی۔ ترمذی اور بیہقی نے اسے صحیح بتایا ہے اور طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ایک دعا کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِيْ (کذافی الاصل) اے اللہ تیرے نبی کے طفیل اور گزشتہ انبیاء کے طفیل۔

اگر کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرنے کا کہا ہو تو اس کا نام لے کر سلام پیشِ خدمت کریں جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کریں اس کے فوراً بعد شیخین کی خدمت میں بھی سلام عرض کریں۔ پھر اپنے اور اپنے والدین، اہل و عیال،عزیز و اقارب،مشائخ،دوستوں اور ملنے والوں کیلئے خوب دعائیں مانگیں۔ یہ خیال رہے جب بھی قبر اطہر کے بالمقابل باہر سے بھی گزرنا ہوتو سلام پیش کر کے گزریئے۔اس بات کا خیال رہے کہ سلام پیش کرتے وقت نہ دیواروں کو ہاتھ لگائے کہ یہ بے ادبی اور گستاخی ہےاور نہ دیواروں کو بوسہ دے کہ یہ امور حجرِ اسود کے ساتھ خاص ہیں نہ دیواروں سے چمٹے اور نہ ہی قبر اطہر کا طواف کرے کہ یہ حرام ہے بلکہ مواجہہ شریف سے چار گز ہٹ کر سلام پیش کریں۔نماز میں ایسی جگہ کھڑے ہو کہ قبر اطہر کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ مسجد نبوی شریف میں کم از کم ایک ختمِ قرآن ضرور کریں۔ نماز تسبیح روزانہ پڑھیں یا جمعہ کو لازمی پڑھیں روزانہ جنت البقیع میں حاضری دیں شہدائے احد کی زیارت کریں۔ مدینۃ الرسول میں رہتے ہوئے روزے رکھیں۔سب اہل مدینہ کے ساتھ حسن سلوک کرے اچھا برتاؤ کریں کیونکہ وہ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی ہیں خرید وفروخت مدینۃ الرسول سے زیادہ کریں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی خوشحال رہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ جب سید الانس

والجان فخرِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت متبرکہ سے فراغت ہوتو پھر واپسی کے ارادہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں الوداعی دو رکعت نفل نماز ادا کریں اس کے بعد الوداعی سلام روتی آنکھوں سے پیش کریں اور یہ عرض کریں کہ یہ آپ کی خدمت میں میری آخری حاضری نہ ہو جب تک زندگی ہو بار بار حاضری کی دعا کریں۔

فضائل مدینۃ المنورہ

جس شہر کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے محبوبِ دوجہاں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قیام گاہ تجویز کیا ہو۔ اس کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب کے رہنے کے لئے اس شہر کو پسند فرمایا اور اس کے بعد کسی دوسرے شہر کو اس پر کیا فوقیت حاصل ہو سکتی ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ جگہیں جو وحی کے نزول کے ساتھ آباد ہوں۔ قرآنِ پاک ان میں نازل ہوتا رہا ہو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام بار بار ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے ہوں۔ مقرب فرشتے ان پر اُترتے رہے ہوں۔ ان کے میدان اللہ پاک کے ذکر اور تسبیح سے گونجتے رہے ہوں اور ان جگہوں کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسمِ اَطہر پر پھیلی ہوئی ہو۔

اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتیں وہاں سے

اس قدر کثیر مقدار میں جاری ہوئی ہوں۔ وہاں فضائل اور برکات وخیرات کے مشاہد ہوں۔ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑے ہونے اور چلنے پھرنے کے مقامات ہوں تو وہ اس قابل ہیں کہ ان میدانوں کی تعظیم کی جائے ان کی خوشبوؤں کو سونگھا جائے۔ ان کے درودیوار کو چوما جائے۔ (شفا)

بخاری شریف کی ایک حدیث ہے کہ ہر شہر میں دجال کا گزر ہوگا۔ مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اس کا داخلہ نہیں ہوسکے گا۔ کیونکہ فرشتے ان شہروں کی حفاظت کریں گے۔ اُس وقت مدینہ شریف میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے ہر کافر اور منافق لوگ اس شہر سے باہر نکل جائیں گے۔ حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے ہر وہ شخص مراد ہے جس کے ایمان میں خلوص نہ ہو۔

ایک حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا مگر مدینہ طیبہ قرآن سے فتح ہوا۔ (زرقانی) نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام مدینۃ المنورہ میں اتنا طویل ہے کہ ہجرت سے لیکر قیامت تک اسی شہر میں قیام ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کے یہاں موجود ہونے کی وجہ سے جس قدر اللہ جل شانہٗ کی رحمتیں ہر آن اور ہر وقت نازل ہوتی ہیں اس کا شمار نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اندازہ۔ نیز شریعتِ مطہرہ کی تکمیل اور شریعت کے جتنے ارکان اس شہر میں نازل

ہوئے اتنے مکہ مکرمہ میں نازل نہیں ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مٹی سے مجھے پیدا کیا گیا ہے اسی مٹی سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ اور عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو پیدا فرمایا گیا ہے اور اسی مٹی میں ہم دفن ہوں گے۔ (وفاالوفا)

مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسدِ عنبریں کی تخلیق جس خاک مقدس سے ہوئی بالآخر اُسی کی گود میں راحت گزیں ہوئے۔

رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ پاک کی یہ خصوصیت ہے کہ بُرے آدمی کو نکال کر اس طرح باہر پھینک دیتا ہے جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ (بخاری شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی بُرائی کا اِرادہ کرے تو حق تعالیٰ شانہٗ اُس کو آگ میں پگھلا دیں گے جس طرح شیشہ آگ میں پگھل جاتا ہے یا نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ سیدِ عالم وجہِ تخلیقِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ منورہ کی خاک میں ہر ایک بیماری سے شفا ہے۔

جب اسلام کا نیر تاباں مدینہ باسکینہ پر سایہ فگن ہوا تو کفر شرک کے گھٹاٹوپ بادل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھٹ گئے۔ طاغوتی نظریات کا جنازہ نکل گیا اور کفر کا منحوس عفریت تا اَبد اس شہرِ مقدس سے ہزاروں میل دور بھاگ گیا۔ اَب اسلام کا سدا بہار گلشن قیامت تک چمن زار رہے گا۔ کفر کی نحوست اس کے قریب بھی نہیں آسکتی۔ سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شہر میں شیطان اپنی عبادت کرانے سے نا اُمید ہو چکا ہے۔

سیدنا ابی ہند رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کے لئے قندیلیں جلانے کے لئے تیل اور قندیلیں لٹکانے کے لئے زنجیریں ملکِ شام سے لیکر آئے تھے۔ پھر ان قندیلوں کو مسجد نبوی شریف میں آویزاں کر دیا یہ شبِ جمعہ کو روشن کی گئیں جب رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد روشنی سے بقعہ نور بنی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کس کا کارنامہ ہے صحابہ کرام نے بتایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ روشنی تمیم داری نے کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے ارشاد ہوا تم نے مسجد کو منور کیا اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا و آخرت اور دونوں جہانوں کو منور فرمائے۔ افسوس اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی اِس خوشی میں، میں اُسکا نکاح تمہارے ساتھ کر دیتا۔ یہ سن کر حضرت

نوفل بن حارث رضی اللہ عنہٗ نے یہ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ہاں ایک بیٹی ہے جس کا نام مغیر ہے اگر آپ اُس کا نکاح تمیم داری سے فرمادیں تو کیا ہی اچھا ہو چنانچہ مغیر کا نکاح تمیم داری رضی اللہ عنہٗ سے کر دیا۔

حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبل عِیر اور جبل ثور کے درمیانی حصہ کو میں حرم قرار دیتا ہوں جبل ثور اور جبل اُحد کے قریب ایک چھوٹا سا پہاڑ بتاتے ہیں اور حرم کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جگہ محترم اور حرم کے حکم میں ہے۔ نہ اس جگہ شکار کیا جائے نہ یہاں کا خودرو گھاس کاٹا جائے۔ جیسا کہ مکہ مکرمہ کے حرم میں یہ چیزیں ناجائز ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک ایمان مدینہ کی طرف ایسا کھینچ کر آتا ہے جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف آتا ہے۔ (رواہ البخاری)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دعا ارشاد فرمائی کہ، اے اللہ جتنی برکتیں آپ نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہیں ان سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں عطا فرما۔ (کذا فی المشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا

معمول یہ تھا کہ جب موسم میں کوئی نیا پھل آتا تو پہلا پھل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو لے کر یہ دعا فرماتے۔ اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہروں میں برکت فرما۔ ہمارے پیمانہ میں برکت فرما۔ ہمارے تول میں برکت فرما۔

اے اللہ ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تھے۔ تیرے خلیل تھے تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ ہوں اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی میں ویسی ہی دعا مدینہ منورہ کے لیے کرتا ہوں بلکہ اس سے دوحصہ زیادہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو مسلمان میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی اور نیت اس کی نہ ہو تو مجھ پر یہ حق ہو گیا کہ میں اس کی سفارش کروں۔ (الطبرانی) فائدہ : دنیا میں کون شخص ایسا ہو گا جس کو محشر کے ہولناک منظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت نہ ہو۔ اور کتنا خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمادیں کہ اس کی شفاعت میرے ذمہ ضروری ہے۔

جس ذاتِ بابرکت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی کی بدولت دین ملا، اسلام ملا، ایمان ملا، جس کی وجہ سے ہم مرتبہ خیر الامم پر فائز المرام ہوئے اور دِینوی اور اُخروی نعمتوں کے مستحق ٹھہرائے گئے اب اس کی ذات سے

یہ بے پروائی اور بے اعتنائی کہ اس کے دربارِ اقدس میں حاضری گوارہ نہ ہو تو اس سے بے وفائی اور بے مروتی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔
ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو شخص بیت اللہ کے حج کیلئے آیا مگر میری زیارت کیلئے نہ آیا اس نے میرے ساتھ جفا کی۔(یعنی بے مروتی کی)
(شرحِ لباب)

علامہ قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب میں لکھا کہ زائرین کو چاہیے کہ بہت کثرت کے ساتھ دعائیں مانگیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت چاہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ایسے ہیں کہ جب اُن کے ذریعے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرماتا ہے۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہٗ راوی ہیں کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور یہ کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابوحازم رضی اللہ عنہٗ کو کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے گذر جاتے ہو کھڑے ہو کر سلام بھی نہیں کرتے اس کے بعد سے ابوحازم رضی اللہ عنہٗ کا یہ معمول ہو گیا تھا جب بھی گذرتے سلام پیش کرتے

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ سے سنا کہ جب ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو میں بھی وہاں موجود تھا میں نے دل میں سوچا کہ حضرت مواجہہ شریف پر

حاضری کیسے دیتے ہیں تو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہوئے اور بے تصنع روتے رہے۔ (وفاء)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے امیر المؤمنین مہدی نے وصیت کی درخواست کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اوّل اللہ جلّ شانہٗ کا خوف اور تقوٰی اختیار کرو اس کے بعد اہلِ مدینہ پر مہربانی کرو اس لئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر کے رہنے والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پڑوسی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد پڑھا کہ مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور اسی شہر میں میری قبر مبارک ہوگی اور اسی سے میں قیامت کے دن اُٹھایا جاؤں گا۔ اس شہر کے رہنے والے میرے پڑوسی ہیں میری اُمّت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِن کی نگہبانی کریں جو میری وجہ سے اِن کی خبر گیری کرے گا میں اس کے لئے قیامت میں شفیع یا گواہ بنوں گا اور جو میرے پڑوسیوں کے بارے میں میری وصیّت کی رعایت نہ کرے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو طِیۡنَۃُ الۡخَبَال پلائے۔

دوسری حدیث پاک میں ہے کہ طِیۡنَۃُ الۡخَبَال جہنمی لوگوں کا نچوڑ ہے۔ یعنی پسینہ، لہو، پیپ، وغیرہ۔ (وفا اول)

روضۃ الرسول کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہے

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہیں تو اب مدینہ طیبہ جانا اور نہ جانا سب برابر ہے یعنی روضہء انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی مفاد نہیں ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوٹوک الفاظ میں اس وہمہ کی نفی فرمائی ہے اور روضہء انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کو اپنی دنیوی زندگی کے مثل قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پرواجب ہوگئ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے کہ گویا میری زندگی میں میری زیات کی۔

(دار قطنی، بزار، فتح القدیر)

جب فصیلِ مدینہ آجائے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم آگیا ہے اس کو تو میرے لیے آگ سے بچنے کا ذریعہ بنادے اور حساب کی برائی سے بچنے کا سبب بنادے۔

اس کے بعد اس پاک شہر کے خیر و برکت حاصل ہونے کی دعا کرے اور اس کے آداب بجالانے کی توفیق کی دعا کرے اور کسی نامناسب حرکت میں مبتلا ہونے سے بچنے کی دعا کرے اور خوب دعائیں کرے۔

جب گنبد خضرا پر نظر پڑے تو عظمت وہیبت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوِّ شان کا استحضار کرے اور یہ سوچ کہ اس پاک روضہ مبارک میں وہ ذاتِ اَقدس ہے جو ساری مخلوقات سے افضل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انبیاء کے سردار ہیں فرشتوں سے افضل ہیں اور قبر مبارک کی جگہ ساری جگہوں سے افضل ہے اور جو حصہ زمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بدن سے ملا ہوا ہے۔ وہ کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے۔ عرش سے افضل ہے۔ کرسی سے افضل ہے۔ حتیٰ کہ زمین و آسمان سے افضل ہے۔ (لباب)

ابن ھمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں لکھا ہے اور اس سے حضرت قُدِّس سِرُّہٗ نے زُبدہ میں نقل کیا ہے۔ کہ سلام پیش کرنے کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور یہ الفاظ کہے۔ ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے اللہ سے مانگتا ہوں کہ میری موت آپ کے دین اور آپ کی سنت پر ہو۔

نیز نسائی اور ترمذی نے نقل کیا ہے کہ ایک نابینا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بینائی کیلئے دعا چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم کہو تو میں دعا کروں لیکن تم صبر کرو تو زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی۔

حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو فرمایا کہ پہلے اچھی طرح وضو کرو اور اس کے بعد دو رکعت نمازِ حاجت پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمت کے نبی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے طفیل اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

ترمذی نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور بیہقی نے بھی اس حدیث کو صحیح بتایا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ اس دعا کے پڑھنے کے بعد اس شخص کی بینائی واپس آ گئی۔

مدینہ ایمان کی کسوٹی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مدینے کی زمین سے بڑی محبت ہے اور اس محبت کو میں نے اپنے اللہ سے مانگ کر لیا ہے۔ تمھارے ایمان کی کسوٹی اسی محبت کو قرار دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مدینۃ المنورہ ایسی بھٹی کی مانند ہے جو خبیث کو نکال دیتا ہے اور پاکیزہ کو خالص کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری مٹی میں بھی اور یہاں کے غبار میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کے لئے شفا رکھی ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینۃ المنورہ کا غبار جذام کے لئے شفا ہے۔ (الدر الثمینہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہاں کی سات کھجوریں کھا لے وہ اس دن سحر اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا اور زہر اس پر اثر نہ کرے گا اور یہ عجوہ کھجور ہے جو جنت سے آئی ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت شیخین کی مبارک قبروں کی ترتیب اور صورت میں سات روایت کتب واحادیث اور سیَر میں آئی ہیں۔ ان سب میں دو روایتیں زیادہ مشہور ہیں ان دونوں کی صورت یہاں لکھی جاتی ہے۔ تاکہ حاضرین کو سمجھنے میں سہولت ہو۔

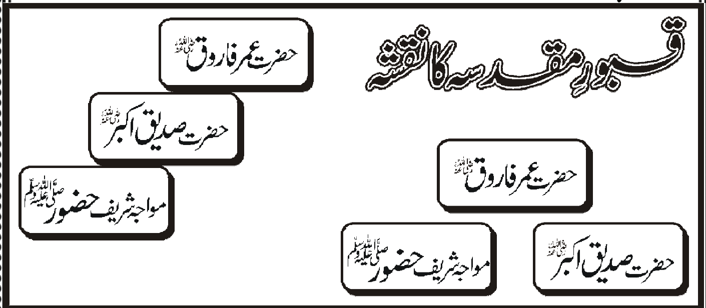

امام غزالی رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں جب تیری نظر مدینے پاک شہر پر پڑے تو اس بات کو اپنے ذہن میں رکھ کہ یہ وہ شہرِ مقدس ہے جس کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کے لئے پسند فرمایا اور اس کی طرف ہجرت تجویز فرمائی اور یہی وہ شہرِ مقدس ہے جس میں اللہ جل شانہٗ نے شریعتِ مطہرہ کے فرائض نازل کئے اور رحمۃ اللعالمین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنتیں جاری کیں۔اس شہر میں آ کر دشمنوں سے جہاد کیا۔
اسی شہر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو غلبہ حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ اس شہر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک بنی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو وزیروں کی قبریں بنیں اور اسی شہرِ مقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک جابجا پڑے۔ اور یہ سوچتا رہے کہ جس جگہ بھی تیرا قدم پڑا ہے وہاں کسی نہ کسی وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک پڑا ہوگا۔
اس لئے اپنا ہر قدم سکون وقار کے ساتھ رکھے۔اور اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک قدم بھی پڑا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کی جو کیفیت احادیث میں آئی ہے اس کو تصور میں لاتے ہوئے چلیں پھریں۔
اس کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ورفعت شانِ جلالت وعظمت ومرتبت کی اللہ جل شانہ' نے اپنے پاک نام کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک رکھا۔ یہ تمام باتیں اپنے ذہن میں رکھو۔ اور اس سے ڈرتے رہو کہ بے ادبی کی نحوست سے اپنے پہلے نیک عمل بھی ضائع نہ ہو جائیں۔
جب زیارت سید الانس والجاں فخرِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور زیارتِ مشاہد متبرکہ سے فراغت کے بعد واپسی کا ارادہ ہو۔ ملا علی

قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دو رکعت نفل الوداعی ریاض الجنۃ میں پڑھے اور روضہ مبارک میں ہو تو بہتر ہے۔

اس کے بعد قبرِ اطہر پر الوداعی سلام کے لئے حاضر ہو۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد اپنی ضروریات کے لئے دعائیں کرے۔ اور حج وزیارات کے قبول ہونے کی دعائیں کرے اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس وطن پہنچنے کی دعا کرے اور یہ دعا کرے کہ میری یہ حاضری آخری نہ ہو پھر دوبارہ اس روضہ اقدس کی حاضری نصیب ہو۔ اور اس کی کوشش کرے کہ رخصت کے وقت کچھ آنسو نکل آئیں کہ یہ قبولیت کی علامت میں سے ہے۔

اگر رونا نہ آئے تب بھی رونے والوں کی سی صورت کے ساتھ حسرت و رنج و غم لئے ہوئے واپس ہو اور چلتے وقت بھی جو صدقہ میسر ہو کرے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک بدو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ اطہر پر حاضر ہوا اور کھڑے ہو کر عرض کیا یا اللہ تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور میں تیرا غلام ہوں۔ پس تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے ایک آواز آئی کہ تم نے اپنے تنہا کے لئے آزادی مانگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے تمام امتیوں کے لئے آزادی کیوں نہ مانگی۔ ہم نے تمہیں آگ سے آزادی عطا کی۔(مواہب)

حضرت اصمعی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک بدو آپ ﷺ کی قبر مبارک کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور عرض کیا یا اللہ یہ آپ کے محبوب ﷺ ہیں اور میں آپ کا غلام اور شیطان آپ کا دشمن۔ اگر آپ نے میری مغفرت فرمادی۔ تو آپ ﷺ کا دل خوش ہو جائے گا۔ اور آپ کا غلام کامیاب ہو جائے گا اور آپ کا دشمن شیطان ناکام ہو جائے گا اور اگر آپ نے مغفرت نہ فرمائی، تو آپ کے محبوب ﷺ کو رنج ہو گا اور آپ کا دشمن خوش ہو جائے گا اور آپ کا غلام ہلاک ہو جائے گا۔

یا اللہ! عرب کے قدیم وکریم لوگوں کا دستور ہے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا سردار مرجائے تو اس کی قبر پر غلاموں کو آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ پاک ہستی سارے جہانوں کی سردار ہے۔ تو اس کی قبر پر مجھے آگ سے آزادی عطا فرما۔ اَصمعی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا اے عربی شخص اللہ جل شانہٗ تیرے اس بہترین سوال پر (ان شاء اللہ) تیری ضرور بخشش کرے گا۔(مواہب)

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمتہ اللہ علیہ بلخی جو مشہور صوفیا میں سے ہیں کہتے ہیں کہ 30 برس تک ایک قبہ یعنی عبادت گاہ میں انہوں نے چلہ کیا تھا کہ بے ضرورت کسی

سے بات نہیں کی۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ اَطہر پر حاضر ہوئے تو اتنا ہی عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ہمیں نامُراد واپس نہ کیجیئو۔

غیب سے ایک آواز آئی ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی زیارت ہی اس لئے کروائی کہ ہم اس کو قبول کریں۔ جاؤ ہم نے تمہاری اور تمہارے ساتھ جتنے بھی حاضرین آئے ہیں سب کی مغفرت کردی۔ (زرقانی علی المواہب) بعض اوقات الفاظ چاہے کتنے ہی مختصر ہوں جب اخلاص سے نکلتے ہیں تو وہ سیدھے رب العزت کی بارگاہِ اَقدس میں پہنچتے ہیں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا میرے پاس ایک یمن کے رہنے والے بزرگ آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایک ہدیہ لایا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک دوسرے صاحب سے جو اِن کے ساتھ تھے کہا کہ اپنا قصہ ان کو سناؤ۔

انہوں نے اپنا یہ قصہ سنایا کہ جب میں حج کے ارادے سے صنعا سے چلا تو بڑا مجمع مجھے باہر تک رخصت کرنے کے واسطے آیا اور رخصت کرتے وقت ایک شخص نے ان میں سے مجھ سے کہہ دیا کہ جب تم مدینہ طیبہ حاضر ہو تو حضور اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں میرا بھی سلام عرض کردینا۔ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور اس آدمی کا سلام پہنچانا بھول گیا۔ جب مدینہ طیبہ سے رخصت ہو کر پہلی منزل ذوالحلیفہ پر پہنچا اور احرام باندھنے لگا تو مجھے اس شخص

کا سلام یاد آیا۔

میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے اونٹ کا بھی خیال رکھنا مجھے مدینہ طیبہ واپس جانا پڑ گیا۔ایک چیز بھول آیا ہوں۔ساتھیوں نے کہا کہ اب قافلہ کی روانگی کا وقت ہے تم پھر مکہ مکرمہ تک بھی قافلہ نہ پا سکو گے۔

میں نے کہا تم میری سواری کو بھی اپنے ساتھ لیتے جانا۔ یہ کہہ کر میں مدینہ طیبہ لوٹ آیا اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اُس شخص کا سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اور حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہنچایا اس وقت رات ہو چکی تھی میں مسجد سے باہر نکلا تو ایک آدمی ذوالحلیفہ کی طرف سے آتا ہوا ملا میں نے اس سے قافلے کا حال پوچھا تو اس نے کہا وہ روانہ ہو چکا ہے۔

میں مسجد میں لوٹ آیا اور یہ پروگرام بنایا کہ جب دوسرا قافلہ مکہ مکرمہ جائے گا تو میں اس کے ساتھ روانہ ہو جاؤں گا۔ میں رات کو مسجد میں سو گیا۔آخر شب میں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہے وہ شخص جس نے سلام پہنچایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم ابوالوفا ہو (یعنی وفادار) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری کنیت تو ابوالعباس ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم ابوالوفا ہو اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد حرام (یعنی مکہ مکرمہ کی مسجد میں) کھڑا کر دیا۔ میں مکہ مکرمہ میں 8 دن مقیم رہا اس کے بعد میرے ساتھیوں کا قافلہ مکہ مکرمہ تک پہنچا۔ (روض)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک بدو حاضر ہوا اور قبرِ اَطہر پر پہنچ کر گر گیا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ ہم نے سنا اور جو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہنچا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو محفوظ فرمایا تھا اس کو ہم نے محفوظ کیا اس چیز میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ جل شانہٗ نے نازل کیا۔ (یعنی قرآن پاک میں یہ وارد ہے) ترجمہ: اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آجاتے اور آکر اللہ جل شانہٗ سے معافی مانگ لیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور حق تعالیٰ شانہٗ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ (سورۃ النسآء)

اس کے بعد اُس بدو نے کہا بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس مغفرت کا طالب بن کر حاضر ہوا ہوں۔ اس پر قبرِ اَطہر سے آواز آئی کہ بے شک تمہاری

مغفرت ہوگئی۔(حاوی، معارف القرآن ج2)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل ہے کہ جو شخص ارادہ کرکے میری زیارت کرے۔ وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ اور جو شخص مدینہ میں قیام کرے۔ اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے۔ میں اس کے لئے قیامت کے دن گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ اور حرم مکتہ المکرمہ یا مدینتہ المنورہ میں مرجائے تو قیامت کے دن اَمن والوں میں اُٹھے گا۔(البیہقی، مشکوۃ الاتحاف)

بیت المقدس کی فتح کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے درخواست کی کہ مجھے یہاں پر قیام کی اجازت دے دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے منظور فرمالیا۔ اور انہوں نے وہاں قیام فرمایا، وہیں نکاح کرلیا۔ اس کے بعد ایک دن خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ یہ کیا جفا ہے، کیا میری زیارت کرنے کا وقت نہیں آیا۔؟

یہ خواب دیکھتے ہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی آنکھ کھلی تو نہایت غمگین، خوف زدہ اور پریشان ہوئے فوراً اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور روتے ہوئے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر سن کر تشریف

لائے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اذان دینے کی درخواست کی۔ یہ ان سے مل کر لپٹ گئے صاحب زادوں کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اذان کہی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی آوازسن کر گھروں سے مرد اور عورتیں بے قرار روتے ہوئے نکل آئے۔ اور ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد نے تڑپا دیا۔

محمد بن عبیداللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ روضہء اَطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص اونٹ پر بدوانہ صورت میں حاضر ہوا اور آ کر عرض کیا یا خیر الرسل (اے رسولوں میں بہترین ذات) اللہ جل شانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن شریف میں فرمایا۔ترجمہ: اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آجاتے اور آ کر اللہ جل شانہٗ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو قبول کرنے والا پاتے۔ (سورۃ النسآء)

اے اللہ کے رسول میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا طالب ہوں اور اس کے بعد بدو رونے لگا اور یہ شعر پڑھے۔ترجمہ: اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن کی

ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی۔ ترجمہ: میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقیم ہیں کہ اس میں عفت ہے اس میں جود ہے اس میں کرم ہے اس کے بعد اس نے استغفار کی اور چلا گیا۔

العتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری آنکھ لگ گئی۔ تو میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اس بدو سے کہہ دو کہہ میری سفارش سے اللہ جل شانہٗ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔

زیارتِ مدینہ باسکینہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری

اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر خانہ کعبہ کے دیدار سے مشرف ہوکر اور حج کے مقدس فریضہ کو پورا کرنے کے بعد زندگی بھر کی تمنا اور سب سے عظیم الشان سعادت مسجد نبوی شریف اور وہاں پر روضہء رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کے لئے مدینۃ المنورہ کی طرف روانگی مبارک ہے دربار رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کی برکتوں اور فضیلتوں کا کیا کہنا۔ اس مقام مقدس پر اگر ہم سر کے بل بھی جائیں تو بھی گناہ گار غلام اپنی محبت کو کم نہیں کرسکتا۔

یہ وہ مقدس گلیاں ہیں جہاں صحابہ کرام مدتوں رہے۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی۔ اور ان گلیوں میں اولیائے کرام نے

مدتوں جوتے نہیں پہنے اس لئے کہ مبادا، اس مقام پر کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک نہ لگے ہوں اس زمین کا چپہ چپہ بابرکت ہے۔

باالاتفاق تمام علماء کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت اہم ترین نیکیوں اور افضل ترین عبادات میں سے ہے۔ اور اعلیٰ درجات کو پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پُراُمید وسیلہ ہے۔

بعض علماء نے اس حاضری کو واجب کہا ہے۔ حج کے بعد مدینۃ المنورہ نہ جانا بہت بڑی غفلت اور بہت بڑی جفا ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو مدینہ منورہ تک پہنچنے کی وسعت ہو اور میری زیارت کو نہ آئے (یعنی حج کرکے چلا جائے) اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی ہے۔

حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے قول نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے احسانات اُمت پر ہیں اور ایک اُمتی کو جو توقعات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہیں۔ اس کے لحاظ سے وسعت اور طاقت کے بعد بھی حاضری نصیب نہ ہو تو اس سے بڑھ کر اور کیا محرومی ہو سکتی ہے۔

آئمہ اربعہ سب اس پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا ارادہ مستحب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقتدیٰ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مناسک میں لکھا ہے کہ حاجی جب حج سے فارغ

ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینۃ المنورہ جانے کا ارادہ کرے۔

یہ زیارت اہم ترین زیارتوں میں سے ہے۔ مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ 485 کلومیٹر ہے۔ راستے بھر میں یہ تصور کر کے چلیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ دھیان اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو۔ اور درود و سلام زبان پر ہو۔

اس سفر کے دوران ذہن کو ایک بار 1400 سال پہلے کی طرف لوٹائیں اور یہ خیال کریں کہ آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں طلوع ہوا۔ اور اس کی کرنیں مدینۃ المنورہ کے اُفق سے کچھ اس طرح چمکیں کہ کل کائنات اس کے نور سے منور ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دعوتِ حق کے علمدار۔ جس امانت الٰہی کے امین اور جس دینِ حنیف کے پیغام بر تھے۔ اس کا ہی تقاضہ تو تھا کہ عرب و عجم، گورے اور کالے، شاہ و گدا غرض یہ کہ دنیا کے ہر فرد و بشر کو حق و صداقت، امن اور محبت۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اور اس کائنات پر حاکمیت ہر پیغام کی لازوال دولت سے مالا مال کیا جائے۔

اُس وقت مکہ مکرمہ کی فضا ان صداؤں کو سننے کے لئے سازگار نہ تھی۔ دعوتِ حق کے جواب میں اُس وقت ہر طرف تلواروں کی جھنکار سنائی دیتی تھی۔

حتیٰ کہ جب کفارِ مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکان کا محاصرہ کرلیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کے حکم سے حسرت بھری نگاہوں سے مکہ کو الوداع کہا اور اپنے رفیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ اس سفرِ باسعادت کا آغاز فرمایا۔ اور جب کعبۃ اللہ پر نظر پڑتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مکہ تو مجھے ساری دنیا سے عزیز ہے۔ مگر تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔

پھر اُس وقت کو بھی یاد کرو۔ جب شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی خبر مدینۃ المنورہ کی در و دیوار تک پہنچی تو وہ اس خوش کُن خبر سے گونج رہے تھے۔

سید الاوّلین والآخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ میں تشریف لا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد اس تاریخی شہر پر سایہ رحمت بن کر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر چھا گئی۔

شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری مکہ مکرمہ سے بطحا کی طرف رواں دواں ہے۔ مدینۃ المنورہ کے پیر و جوان، صغیر و کبیر، عورتیں بچے حتیٰ کہ ہر چیز ہمہ تن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انتظار میں ہیں۔ اُن سب کی آنکھیں فرشِ راہ ہیں بنونجار کی بچیاں خوشی اور فخر اور حرمت وسُرور میں یوں کہہ رہے ہیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

رحمتِ کائنات کی آمد آمد ہے۔انتظار کی شدت اور چہرہَ انور کے دیدار کا شوق اہلِ مدینہ کو صبح سویرے شہر سے باہر۔ مین راستے پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔مضطرب دل اور بیتاب نگاہیں رحمت اللعالمین کی تشریف آوری کے لئے محوِ انتظار ہیں یہاں تک کہ سورج کی گرمی میں شدت ہو جاتی ہے۔تو وہ نا کام گھروں کو واپس لوٹ جاتے ہیں۔اور یہ اُن کے روز کا معمول بن چکا تھا۔

ایک دن انصارِ مدینہ کافی انتظار کے بعد واپس اپنے گھروں کو چلے گئے تو ایک یہودی کی نگاہیں اچانک اُس قدسی صفات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قافلے پر پڑتی ہیں اُس سے رہا نہ گیا اور وہ زور زور سے پکار اُٹھا۔اے مدینے والو! جس کا تمہیں انتظار تھا وہ آ گئے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رفیقِ خاص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ مدینۃ المنورہ کے اُفق پر بدرِ منیر بن کر طلوع ہوئے۔ رنگ و نور کی کہکشائیں بن کر سارے ماحول پر چھا گئے۔ مدینہ شہر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اُٹھتا ہے۔

یہاں کے رہنے والے انصار اپنے جسموں پر ہتھیار سجا کر عاشقوں کی طرح گھروں سے نکل کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کو پہنچتے ہیں۔ آج مدینۃ المنورہ کی فضا رحمتوں، برکتوں سے بھرپور ہے۔آج ہر قبیلہ دل و جان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان نثار کرنے کے

لیے تیار ہے۔

اور ہر آدمی اس بات کا متمنی اور آرزو مند ہے کہ آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبرِ انسانیت رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوں اور یہ عظیم ترین سعادت صرف اسی کے حصہ میں آجائے، وہاں کا رہنے والا ہر قبیلہ یہ تمنا کررہا تھا کہ یہ سعادت اس کے قبیلہ کو حاصل ہوجائے ہر قبیلے کا سردار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کرتا ہے کہ میرا گھر حاضر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آئیں۔ میں دل وجان سے حاضر ہوں۔

مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چل رہی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا وہیں ٹھہر جائے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح سب کو دعاؤں اور خیر وبرکت سے نوازتے ہوئے آگے بڑھتے جارہے تھے۔ سواری رواں دواں تھی۔ ہر کوئی اپنے دل میں یہ تمنا واُمنگ رکھتا تھا کہ شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری اس کے گھر پر ٹھہرے لیکن یہ خدمتِ عُظمیٰ کسی اور کی قسمت میں تھی۔ اونٹنی چلتی چلتی اس مقام پر جابیٹھی جہاں آج مسجد نبوی شریف ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آگے بڑھتے ہیں اور

عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ سعادت میری قسمت میں لکھی ہوئی ہے۔ یہاں سب سے قریب تر میرا ہی مکان ہے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کجاوا اُٹھایا اور اپنے دومنزلہ مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لے گئے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تقریباً سات (7) مہینے رہے۔

عمر بھر کی بے قراری اور تڑپ اور کئی سالوں کی تمنا اور آرزو دن رات کے سوز و گداز اور ہر لمحہ کی عقیدت ومحبت کی بے چینی کے بعد مدینۃ المنورہ کی حاضری کو اپنی قسمت وتقدیر کی بلندی۔ حالات کی سازگاری، مقدر کی یاوری اور زندگی میں خوش بختی کا سب سے زیادہ بیش بہا اور مبارک وقت جانیئے کہ آپ اپنے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرورِ کونین کے دربارِ گوہر بار اور درِ اقدس کی حاضری کے لئے اپنے سینے میں آتشِ فُرقت دل میں بے پناہ شوق اور آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے، ارمانوں کی داستانِ راز ونیاز لئے ہوئے جارہے ہیں۔

مکہ مکرمہ سے مدینۃ المنورہ کی زمین کا ہر چپہ۔ راہِ طیبہ کی ہر منزل، دیارِ حبیب کا ہر ذرہ، مسلمانوں کے روشن اور شاندار ماضی، اُولعزم صحابہ کرام کے عظیم الشان کارناموں اور مجاہدانہ زندگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور اسلام کی زرّیں تاریخ کے کھلے ہوئے باب ہیں۔ ہر ہر قدم پر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک چشمِ بصیرت سے

ان کو دیکھتے اور بڑھتے چلے جاؤ۔

اس کی بولتی ہوئی تاریخ کی روحانی آواز کو سمجھو اور اللہ کے برحق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائمی پیغام کو اپنے دلوں کے کانوں سے سنو۔ جس کی گونجیں ان پہاڑوں اور وادیوں سے گزر کر فضائے عالم میں پھیلی اور دنیا کے ہر گوشے میں پہنچی ہوئی ہیں۔ غارِ حرا (جبل نور) سے مسجد نبوی تک اور پھر آسمان سے زمین تک رب العالمین اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہمی تعلق کی گہرائی اور تجلیات کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے یہ انمٹ نقوش و آثار، یہ عرفانی نشانات، یہ معرفت کے خزینے بکھرے ہوئے ہیں اور ہر طرف رحمت و الطاف کی بارشِ کرم ہے۔

اس سے پہلے مدینۃ المنورہ جاتے ہوئے پختہ سڑک نہ تھی۔ آسائش و آرام کے تمام ذرائع جو آج ہیں وہ پہلے نہ تھے۔ چودہ سو سال سے کروڑوں انسان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دم بھرتے ہیں۔ طرح طرح کی تکلیفیں مشکلات اور خطرات کو انتہائی صبر و تحمل اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے ان راستوں سے گزرے اور صدیوں سے دن رات عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قافلے دنیا کے چاروں کونوں سے آتے جاتے تقریباً 485 کلومیٹر کے اس طویل راستے میں شمعِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاکھوں پروانے ان وادیوں ان پہاڑیوں ان لق و دق میدانوں میں مر گئے یا لُوٹ لئے گئے۔ وہ

اپنے پیاروں سے بچھڑ گئے۔ قافلوں سے الگ ہو گئے۔ ریت کے ٹیلوں پر پہاڑوں میں راستہ بھول کر کہیں سے کہیں نکل گئے۔ اور اسی طرح زمین ان کو نگل گئی۔

میرے محترم یہ لاکھوں روحیں آپ کا استقبال کر رہی ہیں اور اُمید کر رہی ہیں کہ آپ ان کو بھی کچھ پڑھ کر بخش دیں گے۔ اور اس راہِ حق کے شہیدوں کو بھی یاد رکھیں گے۔ اب خدا کا شکر ادا کریں کہ آپ ہوا سے باتیں کرتے ہوئے مہینوں کا سفر چند گھنٹوں میں بے خوف وخطر آرام واطمینان کے ساتھ کر کے محبوبِ خدا کے سایہ رحمت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس نعمتِ رب العالمین پر جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

یہ سفر عشق ومحبت کا سفر ہے، یہ شوق واشتیاق کی وادی ہے، ضروری ہے کہ تمام آداب اور مستحبات ملحوظ خاطر رکھیں۔ سارے راستے میں درود وسلام کی ڈالیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کریں۔

اس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت پیدا کی ہے جو میری زیارت کو آنے والے لوگوں کا تحفہ درود وسلام کو دربار، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں آپ کی زیارت کو آرہا ہے اور آنے سے پہلے اُس نے یہ تحفہ بھیجا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب مدینۃ المنورہ کا زائر قریب پہنچتا

ہے تو رحمت کے فرشتے تحفے لے کر اس کے استقبال کے لئے آتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بشارتیں اُس کو سناتے ہیں اور نورانی طبق اس پر نثار کرتے ہیں۔ (جذب القلوب)

مدینۃ المنورہ میں داخل ہوتے وقت اس شہر کی عزت وحرمت کا استحضاء کی نہایت تواضع، خشوع وخضوع کی حالت میں یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٰہی تو سلامتی والا ہے۔ اور تیری طرف سے سلامتی ہے۔ اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔

پس زندہ رکھ ہمیں۔ اے ہمارے رب سلامتی کے ساتھ داخل فرما ہمیں اپنے گھر میں جو سلامتی والا ہے اور بابرکت اور عالیشان والا ہے۔

اے ہمارے رب عظمت وبزرگی والے پروردگار، داخل فرما مجھے مدینہ میں سچائی کے ساتھ اور نکال دے مجھے مدینہ منورہ سے سچائی کے ساتھ۔ مجھ کو اپنی جناب سے غلبہ فتح اور نصرت عطا کر۔

کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ بلاشبہ باطل تو مٹنے ہی والا تھا اور ہم نے اُتارا قرآن پاک کو جو شفاء اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔ اور ظالم تو خسارے میں ہی رہنے والے ہیں۔ (القرآن)

سامان وغیرہ اپنی قیام گاہ رکھنے کے بعد اچھی طرح غسل کریں تا

کہ تھکاوٹ ختم ہو سکے۔ مسواک کریں۔ عمدہ کپڑے پہنیں۔ یہ کپڑے سفید ہوں تو بہت بہتر ہے۔

اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کو سفید کپڑا سب کپڑوں سے زیادہ پسندیدہ تھا۔ پھر خوشبو لگائیں (سینٹ یعنی سپرے وغیرہ ہرگز نہ لگائیں کیونکہ اس میں الکوحل ہوتی ہے اور یہ شراب کی ایک قِسم ہے) اور اس طرح پاک وصاف ہو کر سکون وقار ادب واحترام کے ساتھ نیچی نگاہ کئے ہوئے بارگاہِ رسالت ﷺ کی جانب روانہ ہوں یہ خیال رہے کہ یہ وہ بارگاہِ عالی ہے جہاں حضرت جبرائیلِ اَمین علیہ السلام آتے تھے۔ اور دیگر بے شمار فرشتے اس عالی مقام پر باادب حاضر ہوتے ہیں۔ مسجد نبوی شریف میں داخل ہونے سے پہلے اگر ہو سکے تو کچھ صدقہ دے دیں۔

سعادت مندی

شیخ قطب الاقطاب حضرت احمد کبر رفاعی 555ھ میں بارگاہ رسالت پناہ ﷺ میں حاضر خدمت ہوئے عرض کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گوشِ ولایت نے دلآویز آواز سنی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت رفاعی نے اکرام کا یہ عالم دیکھا تو عرض کی!

میں غیر حاضری میں بارگاہ رسالت ﷺ میں زمین بوسی کے لئے اپنی روح کو نائب بنا کر بھیجا کرتا تھا تا کہ آپ ﷺ کی بارگاہ کی

خاک کو بوسہ دے کر تبرک حاصل کرسکوں۔ بار اِلٰہ آج مجھے حاضر ہونے کی سعادت ملی از روئے لطف وعنایت اپنا داہنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میرے تشنہ لب آبِ کوثر سے سیراب ہوسکیں۔مرکز انوار وتجلیات سے ایک حسین ہاتھ مبارک ظاہر ہوامسجد نبوی جس کے حسن و جمال سے جگمگا اٹھی زائرین و حاضرین ہوش کھو بیٹھے۔حضرت شیخ احمد رفاعی کی خوش قسمتی کی انتہاء کہ آپ کے آگے بڑھے دستِ نبوت کو بوسہ دیا یہ سعادت حاصل کرنے والے پہلے خوش نصیب انسان تھے جنہیں ذوقِ سماع اور لطفِ دیدار کی لاثانی دولت نصیب ہوئی۔

عاشق صادق

حضرت العلام مولانا عبدالرحمٰن جامی فارسی کے بہت بڑے شاعر اور عالم گزرے ہیں پہلی بار حج کے لئے تشریف لے گئے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اک شوق اک تمنا اور اک تڑپ لیے جارہے تھے گورنر مدینہ کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی حضرت جامی کا چہرہ دکھاتے ہوئے کہا کہ اس شخص کو میری قبر پر آنے سے روک دیا جائے کیونکہ میرا دیوانہ عشق و مستی کے عالم میں اور جن جذبات کے ساتھ آرہا ہے مجھے قبر سے نکل کر اس کے ساتھ معانقہ کرنا پڑے گا یہ مناسب نہیں کیونکہ میری قبر نے تو روز محشر کے دن ہی کھلنا ہے۔ چنانچہ حضرت جامی

کومنزل بہ منزل روک روک کر درگاہ نبوت تک پہنچایا گیا تاکہ ان کے مچلتے ہوئے جذبات سرد ہوسکیں کہتے ہیں کہ وقت الوداع بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام کے لئے حاضر ہوتے باقاعدہ سفر کی اجازت طلب کرتے۔

سیدی مرشدی و مولائی

بہ سلامت روی و باز آئی

اہل کشف کا کہنا تھا کہ آستانہ اقدس سے ارشاد گرامی یوں ہوتا ہے۔

بہ سفر رفت ست مبارک باد

بہ سلامت روی وباز آئی

توجس سفر پر جارہا ہے تجھے مبارک ہے تو سلامتی سے جائے اور آئے۔ جب زندگی میں آخری بار قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری ہوئی حسبِ روایت اجازت طلب کی لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا چنانچہ عاشق صادق سمجھ گئے کہ اب یہ سفر آخری ہے صدمہ برداشت نہ ہوا بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

اہل کشف کا کہنا تھا کہ آستانہ اقدس سے ارشاد گرامی یوں ہوتا ہے۔

بہ سفر رفت ست مبارک باد

بہ سلامت روی و باز آئی

توجس سفر پر جارہا ہے تجھے مبارک ہے تو سلامتی سے جائے اور آئے۔ جب زندگی میں آخری بار قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری ہوئی

حسبِ روایت اجازت طلب کی لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا چنانچہ عاشق صادق سمجھ گئے کہ اب یہ سفر آخری ہے صدمہ برداشت نہ ہوا بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

خاتمِ مساجد الانبیاء

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں خاتم النبین ہوں اور میری یہ مسجد، خاتمِ مسجد الانبیاء ہے پس یہ اس مسجد کا حق ہے کہ اس کی زیارت کی جائے اور اس کی طرف سفر کیا جائے۔ (اخبار مکہ، فاکہی وازرقی، الدرالثمینہ)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا (متفق علیہ کذا فی المشکوۃ وعند احمد بن یعلیٰ وابن خزیمہ والطبرانی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ مسجد الحرام اور مسجد الاقصیٰ اور میری مسجد۔ (مسجد نبوی ﷺ)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث کی وجہ سے علماؤ صلحاء کی قبروں کی زیارت کے سفر کو جائز بتایا ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے پہلے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا پھر فرمایا کہ اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں قبروں کی زیارت کیا کرو۔

اس حدیثِ مذکورہ میں مسجدوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے ان تین مساجد کے علاوہ اور سب مسجدیں برابر ہیں اِن میں کوئی ایسی ترجیح نہیں جس کی وجہ سے سفر کیا جائے۔ مزار کی برکات اور چیز ہے میں پوچھتا ہوں کہ انبیاء کی قبروں کی زیارت سے منع کیوں کیا جائے؟

اس میں شک نہیں ان مساجد کے علاوہ بہت سے سفر بالاتفاق جائز ہیں بلکہ بعض واجب ہیں۔ جیسے حج کی نیت سے سفر، جہاد کے لئے سفر، طلب علم کے لئے سفر، ہجرت کا سفر، تجارت کے لئے سفر، اس لئے یہ تو بہر حال کہنا ہوگا کہ اس حدیثِ پاک سے مطلقاً سفر کی ان تین مساجد کے علاوہ ممانعت مقصود نہیں صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین حضرات سے قبر اطہر کی زیارت کے لئے سفر ثابت ہے۔ متعدد روایات میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستقل طور پر شام سے اونٹ پر سوار قاصد کو قبرِ اطہر پر سلام پہنچانے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ (شفاء السقام) اس کے علاوہ بے شمار مستند روایات کتابوں میں موجود ہیں۔

ایک مغالطہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مسجد الحرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کے علاوہ کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے۔

(متفق علیہ)

بلا شک وشبہ یہی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لیکن اس میں اس بات کی نفی کہاں کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا قصد نہ کیا جائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلسل ارشادات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ترغیب پرم وجود ہیں۔ عرب وعجم سے آنے والے زائرین کا بعہد رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بعہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور مابعد کا عمل تواتر سے موجود ہے پھر بھی کیا اس میں شک کی گنجائش ہے کہ ہر دور میں سفر مدینۃ المنورہ کی اصل غرض وغایت ہی زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رہی ہے اس لئے اس مغالطہ سے خود کو بچانے کی ضرورت ہے۔

مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے ہوئے دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ تھوڑے وقت کے لئے اس کے ساتھ اعتکاف کی بھی نیت کرلیں نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ۔ یا اللہ میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک کہ مسجد نبوی شریف میں ہوں۔

یہ وہ مسجد ہے۔ جس کی بنیاد حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی۔ صحابہ کرام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تعمیر مسجد کے لئے پتھر اُٹھا اُٹھا کر لاتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفسِ نفیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں مصروف رہے۔

مسجد نبوی شریف مہبطِ وحی رسالت ہے وہاں مسلسل وحی اِلٰہی کا سلسلہ جاری رہا ہے جبرائیل علیہ السلام بار بار آتے رہے۔ نزولِ ملائکہ کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ ہمہ اوقات تسبیح وتقدیس۔ صلوٰہ وسلام۔ تلاوتِ کلام اِلٰہی اور مناسک کی اَدائیگی جاری رہتی ہے۔

بالخصوص جسدِ اَطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی کی وجہ سے مقصورہ شریف کا خطہ اَرضی ہر مقامِ ارض وسماوات سے افضل ہے۔ یہیں سے اسلام نشر ہوا اور نورِ ہدایت پوری دنیا میں پھیلا۔

مسجد نبوی شریف میں مسلسل نماز اَدا کرنے کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یا قدرتی تاثیر یہ ہے کہ دل سے نفاق کا مرض ختم ہو جاتا ہے اور اس مہلک بیماری سے انسان کو نجات اور شفاء مل جاتی ہے۔

ارشادِ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس شخص نے مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں اَدا کیں اور کوئی نماز فوت بھی نہ ہوئی ہو اس کے لئے فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ وہ آگ اور عذاب سے آزاد اور نفاق سے بری ہے (وفاء)

ایک اور موقع پر محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری یہ مسجد موضع صنعا تک بھی پہنچ جائے تو بھی یہ میری مسجد ہی رہے گی۔ نورِ نبوت کے سبب آپ کے علم میں تھا کہ میری اُمّت بڑھتی رہے گی اور زائرین میں اضافہ ہوتا رہے گا اور مسجد کی توسیع ہوتی رہے گی۔

شروع میں قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی سمت میں تھا۔ جب 2 ہجری میں تحویلِ قبلہ کا حکم آیا تو قبلہ کعبۃ اللہ کی سمت مقرر کر دیا گیا۔ چودہ سو سال پہلے یہ مسجد سادہ مگر پُروقار عبادت گاہ تھی جس کی تعمیر میں کھجور کے تنے اور پتے استعمال ہوئے تھے جب بارش ہوتی تھی تو چھت ٹپکتی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جلیل القدر رفقاء اُس گیلی زمین پر بھی بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہوجاتے۔ بعد میں مسجد کے صحن میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھیلادی گئیں۔ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آرام فرماتے تو جسدِ اَطہر پر کنکریوں کے نشانات پڑ جاتے تھے۔

10 سال تک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسجد میں نمازیں ادافرمائیں۔ یہ مسجد اسلام کی تبلیغ و تعلیم کا مرکزِ اولین بن گئی۔ اسی مرکز سے اسلام کو وہ ترقی اور شان وشوکت حاصل ہوئی ہے جو تاریخِ عالم کا سنہرا باب ہے۔ آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہیں سے نصف النہار پر پہنچا بلکہ دوردراز کے علاقے بھی اس کی شان وشوکت سے منور ہوگئے۔ اللہ اکبر کی صدائیں دورونزدیک سے بلند ہوتی تھیں اور اسلام کا علم ہر جگہ سے لہرانے لگا۔

اس مسجد میں دی جانے والی تعلیمات کی ہی برکت ہے کہ دنیا میں ہمیشہ ایسی ہستیاں موجود رہی ہیں۔ جنہیں قرآن کریم حفظ تھا۔ جو

احادیثِ نبوی ﷺ پر عبور کامل رکھتے تھے۔ اور ان شاء اللہ جب تک یہ دنیا قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایسی ہستیاں ہر دور میں موجود رہیں گی، اور یہی وہ اولین ادارہ تھا جس سے کردار وعمل کی تعمیر ایسی ہوئی کہ دنیا وجہاں کے رہنے والوں کو متاثر کیا۔ اور قرآنِ کریم، جو منشورِ اسلام ہے اسکے ماننے والوں نے حق وصداقت کی خاطر اور اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے کبھی بھی گریز نہیں کیا، یہیں قرآنِ کریم کے عظیم ترین مفسر ﷺ نے قرآنِ کریم کی تعلیم دی۔ فتح خیبر کے بعد حضور ﷺ نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر مسجد کی ازسرِ نو تعمیر فرمائی۔

موجودہ مسجد اگرچہ جزوی طور پر ترکی کے دورِ حکومت سے تعلق رکھتی ہے لیکن اس کا بہت بڑا حصہ سعودی عرب کے فرماں روا ملک عبدالعزیز السعود اور ان کے جانشینوں شاہ فیصل۔ شاہ خالد۔ شاہ فہد۔ اور شاہ عبداللہ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ مسجد نبوی کی سب سے بڑی توسیع 1994ء میں ہوئی۔

اس وقت پانچ لاکھ مسلمان مسجد نبوی میں بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں اور مزید توسیع کا کام جاری ہے۔

مسجد میں داخل ہونے سے پہلے آپ نے اپنی ایک ایک حس

وحرکت پر کڑی نظر رکھنا ہے تھوڑی دیر کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ اس وقت جس مقدس بارگاہِ اَقدس میں حاضری نصیب ہو رہی ہے اُن کے مراتبِ عالیہ کا اندازہ کرنا ہی مشکل ہے۔

محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق بہترین زمانہ میرا ہے اور پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے پھر وہ جو اس کے بعد آئیں گے۔ خیرالقرون سے چل کر اب ہم شرالقرون میں پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشن گوئی کے بموجب 72 ناری فرقے ہر طرف اپنی اپنی آوازیں الاپ رہے ہیں۔ کہ اُن کی کوشش یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے روحِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (محبت رسول) کو نکال لیا جائے۔ ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمانوں کے تعلق اور نسبت کو کمزور سے کمزور تر کر دیا جائے۔ اس وقت شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیسی کیسی موشگافیاں اور دریدہ دہنیاں کی جارہی ہیں اور اسی تعلق سے کیسے کیسے فتنے برپا کئے جارہے ہیں یہاں ان کو دھرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اہل ایمان واہل اسلام اپنے ایمان کی فکر کریں اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد رکھیں۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔ (الاحزاب 33/6)

ترجمہ: یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مؤمنوں کو اُن کی اپنی جانوں سے بھی عزیز تر ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ تم میں سے کوئی بھی صاحبِ ایمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں۔ اس کے ماں باپ، آل واولاد اور ہر محبوب رشتے ناطے سے بھی زیادہ عزیز تر نہ ہو جاؤں۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد درود وسلام پڑھتے ہوئے جنت کے ٹکڑے یعنی ریاض الجنۃ میں کوشش کر کے پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی ارشاد ہے کہ ریاض الجنۃ۔ درحقیقت جنت ہی کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن یہ ریاض الجنۃ کا ٹکڑا جنت میں واپس چلا جائے گا۔

اس ریاض الجنۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلی بھی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر آپ بہترین ایمان والوں کی اِمامت فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ آج ایک خوب صورت محراب بنی ہوئی ہے جو محرابِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتی ہے۔ اور لوگ یہاں نفل نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنے کے بعد دعا مانگیں کہ کریم خالق ومالک تیری دی ہوئی توفیق فضل واحسان جُود وعطا سے آج میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ یہاں کے ادب

واحترام اور خشوع وخضوع کے ساتھ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔اے اللہ بے شک یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جسے تو نے شرف بخشا عزت وبزرگی اور عظمت دی۔اوراپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے منور فرما۔

اَے ہمارے پروردگار! جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی مقدس یادگاروں کی زیارت نصیب فرمائی اسی طرح اے اللہ ہمیں آخرت میں بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی فضیلت سے محروم نہ کرنا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے جھنڈے کے نیچے ہمیں جمع کرنا آپ کی محبت اور آپ کی سنت پر قائم رکھتے ہوئے ہمیں موت دینا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوضِ کوثر سے جو مؤمنین کے آنے کی جگہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے ہمیں ایسا خوش گوار شربت پلانا جس کو پی کر ہم کبھی بھی پیاسے نہ رہیں۔

بے شک تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔اس کے بعد نہایت ادب وتواضع ،خشوع وخضوع۔ عجز وانکساری، خشیت اور وقار کے ساتھ مواجہ شریف کی طرف چلیں۔ مسجد کے محراب سے بائیں طرف مڑ جائیں اور مواجہ شریف کے سامنے جا کر تین چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو جائیں۔

اس موقع پر یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ یہ وہ مواجہ شریف ہے۔

جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کے وقت حاضر ہوکر درود شریف پڑھتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے شام کے وقت حاضر ہوکر سلام پیش کرتے ہیں جن کی باری دوبارہ قیامت تک نہیں آئے گی۔

آپ اپنی خوش نصیبی پر ناز کریں اس لئے کہ مواجہ شریف کے سامنے آپ کو بار بار حاضری نصیب رہے گی۔ حتّٰی کہ 8/9 دن آپ کی صبح وشام وہاں حاضری ہوگی۔ اوران شاء اللہ اس کے بعد بھی آپ کی دعاؤں کی وجہ سے حاضری ہوتی رہے گی۔

قبلے کی طرف پشت ہواور بڑے گول دائرے کے بالکل سامنے ہوں۔ باادب کھڑے ہوجائیں تاکہ چہرہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خوب سامنے ہوجائے۔ نظریں نیچی رکھیں اِدھر اُدھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے۔ دل ودماغ کی تمام قوتیں یکجا کریں، جسم کی یہ حالت ہو کہ ہاتھ پاؤں بھی ساکن اور وقار سے رہیں۔

پھر رحمتِ عالم کو اپنی مرقد میں باحیات تصور کر کے درود وسلام پڑھیں یہ خیال کریں کہ چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو میری حاضری کی اطلاع ہے۔ اور یوں تصور کرے کہ میں آپ کی زندگی ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مجلس میں حاضر ہوں اور یوں کہیں کہ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُزَّمِّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا مُدَّثِّرُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

دیر تک درود و سلام پیش کرتے رہیں اور اس کے بعد یہ پڑھیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَشْهَدُاَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاَمَانَةَ وَ کَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

سلام پیش کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کی درخواست کریں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گناہوں کے بوجھ نے میری کمر توڑ دی ہے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ

کرتا ہوں۔اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔

یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ میرے لئے استغفار فرمائیں اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عنایت نہ فرمائیں گے تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ اب دل کی فرمائشیں سب پوری کریں۔ کوئی حسرت باقی نہ رہنے دیں۔ کبھی صرف آنسوؤں کی زبان سے کام لیں۔ کبھی ذوق وشوق کی زبان میں عرض کریں۔

اس کے بعد جن بزرگوں دوست واحباب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں درودوسلام وشفاعت کی درخواست کی ہو۔ ان کے نام لیکر ان کی طرف سے درخواست پیش کریں۔ پھر دو قدم دائیں ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَنَآ اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ
اِذْهُمَافِي الْغَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآاَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ۔
وَصِهْرَالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پھر اس کے بعد ایک قدم اور دائیں طرف ہو کر حضرت عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَاطِقاً بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَنَفِيَّ الْمِحْرَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآاَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ
وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرِ النَّبِيِّ
الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

جب آپ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے ریاض الجنۃ کی طرف سے مواجہ شریف کی طرف جائیں تو پہلے ایک سنہرا گول دائرہ آئے گا اس کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پیش نہ کریں کیونکہ یہ خالی جگہ ہے ایک روایت یہ ہے کہ یہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مخصوص ہے۔ اس سے تھوڑا آگے ایک دوسرا بڑا سنہرا گول دائرہ آئے گا یہ مواجہ شریف ہے۔

اس کے بعد ایک اور چھوٹا گول دائرہ آئے گا یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے چہرہ مبارک کے بالکل سامنے ہے۔ اس کے بعد ایک اور گول دائرہ ہے جہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

کا چہرہ مبارک بالکل سامنے ہے۔ یہاں سے ہٹ کر ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں مواجہ شریف کی طرف پیٹھ نہ ہوتی ہو قبلہ رُخ ہو کر دعا مانگیں۔ لیکن وہاں کے نگران ہاتھ اُٹھا کر دعا نہیں مانگنے دیتے دائیں بائیں جہاں موقع ملے ہاتھ اُٹھائے بغیر دعا مانگ لیں۔

یاد رکھیں کہ مواجہ شریف کی حاضری کے وقت خالق و مالک نے اپنے پاک قرآنِ مجید میں سورۃ النساء آیت نمبر 63 میں ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: اور جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ یعنی آپ کے اُمّتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوں۔ پھر وہ اللہ سے معافی چاہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

جب بھی آپ سلام پیش کریں تو اس آیت کو سامنے رکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ مطہرہ میں شفاعت کی درخواست ضرور کریں۔ سلام کرنے کے ان اوقات کو یاد رکھیں۔

(1) تہجد کے وقت۔ چونکہ اس وقت ہر آدمی کی کوشش ہوتی ہے کہ میں جنت کے ٹکڑے میں جا کر نفل ادا کروں۔ مواجہ شریف بالکل خالی ہوتا ہے (2) اشراق کے بعد (3) 11 بجے دن (4) عصر کی آذان سے ایک گھنٹہ پہلے (5) مغرب کی اَذان سے ایک گھنٹہ پہلے (6) عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد آج کل مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساری رات کھلی رہتی ہے۔

اگر کسی وقت خاص مواجہہ شریف پر حاضری کا موقع نہ ملے تو روضہء اَقدس کے کسی بھی طرف کھڑے ہو کر یا مسجدِ نبوی شریف میں کسی جگہ سے بھی صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاسکتا ہے۔

جب بھی مسجدِ نبوی شریف کے باہر سے گذریں تو تھوڑی دیر کیئے لئے کھڑے ہوں اور صلوٰۃ وسلام پیش کر کے آگے جائیں۔

مسجدِ نبوی شریف میں دنیاوی باتوں سے پرہیز کریں۔ اور بلند آواز سے کوئی بات نہ کریں۔ جب تک مسجد نبوی شریف میں رہیں۔ انتہائی اَدب واحترام کے ساتھ بیٹھیں۔

دل میں یہ ہو کہ میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور حتی الامکان باوضو رہیں۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو فوراً باہر آکر نیا وضو بنا کر مسجد میں آجائیں۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلیں۔ اَے اللہ! میں جب تک مسجد میں ہوں اعتکاف کرتا ہوں۔ مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مذکورہ بالا اَداب واحترام کے بے شمار روحانی ثمرات وبرکات عطا ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے حدودِ ریاض الجنۃ میں داخل ہو کر نماز ادا کریں پھر یوں دعا کریں اے ربِ ذوالجلال! تیرے نبیِ برحق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی خبر ہے کہ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے پس میں تیری جنت میں داخل ہو گیا ہوں جس کی خبر دی گئی ہے جب کہ تیرا وعدہ ہے کہ تو جس کو ایک بار جنت میں داخل فرمائے گا پھر اس کو دوبارہ نکال کر جہنم میں داخل نہیں فرمائے گا پس میں جس طرح یقین رکھتا ہوں کہ تیری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول برحق ہے اور یہ جنت کا ٹکڑا ہی ہے اس طرح یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ تو اپنے فضل سے اب مجھے جہنم میں داخل نہیں فرمائے گا کیونکہ تیرے اس ارشاد : اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادُ ۔ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، پر بھی میرا ایمان ہے۔

ریاض الجنۃ کی نشانی یہ ہے کہ جہاں جہاں سفید قالین ہوگا۔ وہ جنت کا ٹکڑا ہوگا۔ جہاں جہان سرخ قالین ہوگا وہ حصہ مسجد کا ہے یعنی ریاض الجنۃ سے باہر ہے۔

یوں تو مسجد نبوی کا چپہ چپہ درخشاں ہے۔ مگر ریاض الجنۃ کا وہ ستون جنہیں سنگِ مرمر کے کام اور سنہری مینا کاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے۔ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان ستونوں کو روضہ ءانور کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ کے ساتھ ممتاز کیا ہوا ہے۔ یہ خاص ستون ہیں ان کے درمیان جنت کا ٹکڑا ہے۔

سات ستون

1- ستونِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے وصال فرما جانے کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس جگہ کی نشاندہی فرمائی۔ ستون کے ساتھ سات فٹ اوپر سنہرے گول دائرے میں لکھا ہوا ہے۔ ھٰذٰا اِسْتِوَانَۃُ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

2 - ستونِ ابولبابہ

ایک صحابیِ ابولبابہ سے ایک قصور ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منع فرما دیا تھا کہ اس سے کوئی بات نہ کرے پھر اس کی بیوی اور بچوں کو بھی منع کر دیا تھا۔ ابولبابہ ہر وقت زار و قطار، رو رو کر اللہ سے معافی مانگتے۔ دنیا ان کے لیے اندھیر ہو گئی تھی۔ بذریعہ وحی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابولبابہ کے معافی کی اطلاع دی گئی۔

وہاں اب ایک ستون ہے۔ یہاں نوافل پڑھے جاتے ہیں اور دعائیں مانگی جاتی ہیں اور کثرت سے توبہ استغفار کیا جاتا ہے۔

3- ستونِ وفود

اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔ اور ضروری ہدایات ارشاد فرماتے آپ یہاں بھی خوب نوافل پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔ یہ قبولیت کی جگہ ہے۔

4- ستونِ سریر

اس جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعتکاف فرماتے تھے اور عبادات کی کثرت ہوتی تھی اور رات کو یہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

5- ستونِ حرس

اس مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر پہرہ بھی دیا کرتے تھے۔ اس کو ستونِ علی بھی کہتے ہیں۔

6- ستونِ تہجد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس جگہ ہر تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ دین و دنیا اور آخرت کی کامیابی کی دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ خصوصی

طور پر اس جگہ ساری زندگی تہجد کی نماز پابندی کے ساتھ پڑھنے کی دعا مانگیں۔

7- ستونِ حنانہ

یہ جگہ محرابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یہیں وہ کھجور کا تنا دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے رونے سے مسجد مبارک گونج اُٹھی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا جس سے اس کا رونا بند ہوا۔ اور پھر اسی جگہ اس کو دفن کر دیا گیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے جنت میں اپنے ساتھ رکھوں گا۔ جس پر وہ خوش ہوگیا۔ اور رونا بند کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (بخاری، مسلم)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازے پر ہے۔ (ابویعلی)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے منبر کی سیڑھیاں جنت کے مراتب ہیں۔ (طبرانی، فی الکبیر)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص میرے منبر کے پاس کسی معمولی سی چیز کے لئے بھی جھوٹی قسم کھائے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔(طبرانی)

یہ تمام ستون ریاض الجنۃ میں موجود ہیں۔ ان کے پاس جا کر دعا و استغفار کریں اور جب بھی موقعہ ملے ان کے پاس سنتیں اور نوافل ادا کریں۔ یہ متبرک مقامات ہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کرم پڑ چکی ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کون سا حصہ ایسا ہوگا جہاں مبارک قدم نہ پڑے ہوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے نمازیں نہ پڑھی ہوں اور نہ صرف مسجد نبوی شریف بلکہ سارے مدینہ شہر کا کون سا حصہ ایسا ہوگا۔ جہاں ان بابرکت ہستیوں کے قدم نہ پڑے ہوں۔

اصحابِ صفہ کا چبوترا

صفہ سائبان یعنی سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ جو اَب مسجد نبوی شریف میں شامل ہے۔

یہ جگہ باب جبرائیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں موجود ہے 2 فٹ اونچا تانبے کی جالی کے کٹھرے میں گھرا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی 40 x 40 مربع فٹ ہے اور

اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں جہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔

اگر آپ یہاں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تو مشکل ہی سے جگہ مل سکے گی۔ تاہم پوری کوشش کر کے اس جگہ پر ایک قرآن پاک کا ختم ضرور کریں۔

اصحابِ صفہ کا یہ چبوترا دراصل مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی سب سے پہلی یونیورسٹی تھی جہاں سے اسلام سیکھ کر صحابہ کرام پوری دنیا میں پھیلے اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلایا۔ یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا نہ بیوی نہ بچے نہ کوئی اور۔ یہ لوگ اہلِ صفہ کہلاتے تھے۔ اس لئے اس جگہ کو صفہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ یوں تو صحابہ کرام کی زندگی بہت سادہ تھی۔ مگر اصحابِ صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی۔

یہ لوگ دن رات تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کے حصول کی خاطر فیضانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہونے کیلئے خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتے تھے تجارت سے کوئی مطلب تھا نہ زراعت سے کوئی سروکار۔ ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار، کانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات، اور جسم و جان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی محبت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس وناداری کا یہ عالم تھا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے (70) ستّر اصحابِ صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہ تھی۔ صرف تہبندھ تھا یا فقط کمبل۔ چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں تک پہنچ جاتی اور ہاتھ سے اسے پکڑے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر 63)

اصحابِ صفہ کے چبوترے پر کئی معجزات رونما ہوئے ہیں۔ یہاں پر صرف ایک معجزے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم کے مطابق 70 صحابہ کرام نے پیا پھر بھی ختم نہ ہوا تمام اصحابِ صفہ سیر ہو چکے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھے فرمایا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پیٹ بھر کر پیئو۔ میں نے پیٹ بھر کر پیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس دودھ کے پیالے کو ختم کیا۔

گنبدِ خضرا

روضہء اَقدس کے اوپر گنبدِ خضرا ہے۔ اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے جو اطراف واکناف کو روشن کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مینارِ نور ہے۔ مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ان کی سب سے

بڑی تمنااور آرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد خضرا کوایک نظر دیکھ لیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اس گنبد خضرا کو بار بار دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چاہنے والے اپنی خوابوں میں دیکھتے ہیں اوردعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہء اَقدس اور گنبد خضرا کا دیدار نصیب فرما دے۔ اور جب وہ خوش قسمتی سے پہنچ جاتے ہیں تو ان کے دل مسرت سے معمور ہو جاتے ہیں اور اکثر گھنٹوں تک گنبد خضرا کو تکتے رہتے ہیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک اور روح کو تسکین پہنچاتے ہیں۔

اِبن عمر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئ۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اس کی نیت کچھ نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا ہے کہ میں اس کی سفارش کروں۔

(دار قطنی شرح شفاء)

دنیا میں کون ایسا شخص ہوگا جس کو قیامت کے ہولناک منظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش کی ضرورت نہ ہو؟ اور کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مدینہ منورہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے اس

کے لئے قیامت کے دن میں گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ اور جو حرمِ مکہ یا حرمِ مدینہ میں مرجائے وہ قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ، البیہقی)

متعدد روایات میں آیا ہے کہ جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کو آئے وہ قیامت کو میرا پڑوسی ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ محض اسی ارادہ سے آیا ہو۔ یہ نہ ہو کہ سفر تو کسی دنیاوی غرض سے ہو اور راستے میں چلتے ہوئے زیارت بھی کر لی۔

اِبن عمر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(شرح شفاء۔ شرح اللباب)

کتنی سخت وعید ہے اور بالکل ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو احسانات اُمت پر ہیں ان کے لحاظ سے مالی وسعت صحت و تندرستی کے باوجود حاضر نہ ہونا سراسر ظلم و جفا ہے۔ (مواھب الدنیہ)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو وہاں کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا اور جب مدینۃ المنورہ پہنچے تو وہاں کی ہر چیز روشن ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں میرا گھر ہے اور اس میں میری قبر ہوگی۔ اور مسلمانوں پر حق ہے کہ اس کی زیارت کریں۔

(ابوداؤد)

یقیناً ہر مسلمان پر حق ہے کہ اس پاک جگہ کی زیارت کرے۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جن کو وہاں کا قیام نصیب ہے کہ ہر وقت یہ سعادت ان کو میسر رہتی ہے۔

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ منورہ میں آ کر میری زیارت ثواب کی نیت سے کرے۔ (یعنی کوئی دنیاوی غرض نہ ہو) وہ میرے پڑوس میں ہوگا۔ اور قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا۔ (شرح شفاء البیہقی)

حضرت اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کے لئے مکہ مکرمہ جائے پھر زیارت کی نیت کر کے میری مسجد میں آئے اس کے لئے دو مقبول حج کا ثواب یعنی ا س کے حج کا ثواب دگنا ہو جاتا ہے۔ (کنز فی الاتحاف)

یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اس کے بعد 70 مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔ کہے تو ایک

فرشتہ کہتا ہے کہ اے شخص اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے اور تیری حاجت پوری کرتا ہے۔ (رواہ البیہقی ، الشفاء)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد کی جگہ یارسول اللہ کہے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لے کر پکارنے کی ممانعت ہے۔

لیکن اگر یہی لفظ روایت میں منقول ہیں تو منقول کی رعایت کی وجہ سے ممانعت نہ رہے گی۔ مجھ ناچیز کے خیال میں روضہء اقدس پر طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ کی بجائے نہایت خشوع وخضوع سکون وقار سے ستّر مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ ہر حاضری کے وقت پڑھ لیا کریں۔

علامہ زرقانی شرح مواھب میں لکھتے ہیں کہ ستّر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ اس عدد کو اللہ کے ہاں قبولیت ہے۔ قرآنِ پاک میں منافقین کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد ہوا کہ اگر ان منافقوں کے لئے ستّر مرتبہ استغفار بھی کریں پھر بھی ان کی مغفرت نہ ہوگی۔

جنت البقیع

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے جاتے تو فرماتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَ هْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ۔

اے ایمان والو! تم پر سلام ہو! اِن شاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع الغرقد والوں کو معاف فرما دے۔

قیامت کے دن جنت البقیع میں سے ستر ہزار افراد ایسے اُٹھیں گے جو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے دن ستر ہزار چودھویں کے چاند جیسی نورانی صورتیں جنت البقیع سے اُٹھیں گیں۔ (خصائص الکبریٰ)

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت البقیع پر فرشتے مامور کئے گئے ہیں جب یہ قبرستان مرنے والوں سے بھر جاتا ہے تو فرشتے اس کے کناروں سے پکڑ کر جنت میں اُلٹا دیتے ہیں۔

یہ مدینۃ المنورہ کا قدیم قبرستان ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر یہاں تشریف لایا کرتے تھے اور اہلِ بقیع کے لئے بخشش اور مغفرت کی دعائیں فرماتے۔ ازواجِ مطہرات کے مزارات کے علاوہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مزار بھی یہاں ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار صحابہ وصحابیات، اولیاء کرام اور حجاج کرام کے مزارات یہاں موجود ہیں۔ یہ قبرستان روزانہ بعد نماز نمازِ فجر اور بعد نمازِ عصر ایک ایک

گھنٹہ کے لئے عام زیارت کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت البقیع سے چمکتے چہرے اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے ستر ہزار نفوسِ قدسیہ اُٹھیں گے اور بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت البقیع میں دفن ہونے والے مسلمانوں کے لئے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ جو حرمین شریفین میں مرے گا اور وہاں ہی دفن ہوگا وہ قیامت کے دن اَمن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ دو مقبرے ایسے ہیں جن کی روشنی آسمان پر ایسی نظر آتی ہے جیسے زمین والوں کے لئے آفتاب کی روشنی۔ ایک جنت البقیع۔ اور دوسرا مقبرہ عسقلان ہے۔ جنت البقیع کا کل رقبہ ایک لاکھ چوہتر ہزار نوسو باسٹھ میٹر ہے اس میں ہزاروں صحابہ کرام وصحابیات تابعین۔ غوث قطب اَبدال علماء فقہا محدثین اولیائے اُمّت اور حجاجِ کرام زائرین کرام آرام فرما رہے ہیں۔ ہر زائر کو صبح شام سلام پیش کرنے کے لئے جنت البقیع میں ضرور حاضر ہونا چاہیے۔

مدینہ شریف سے رخصت کی الوداعیہ دعا

آپ مدینہ پاک سے رخصت ہوں تو 2 رکعت نماز مسجد نبوی شریف میں اَدا کریں اور اسکے بعد روضہء اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری

دیں الوداعی درود و سلام پیش کریں اپنے لئے اپنے والدین عزیز و اِقارب کے لئے دعائیں مانگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی پر آنسو بہائیں اور یہ دعا مانگیں۔

دُعا کا ترجمہ: (افسوس) رخصت اَے اللہ کے رسول۔ ہائے جدائی اَے اللہ کے نبی اسلامان اے اللہ کے محبوب۔ نہ بنائے اللہ تعالیٰ اس زیارت کو آخری زیارت اور نہ آپ کی ذات۔ اور نہ آپ کی زیارت سے اور نہ آپ کے سامنے حاضری سے مگر خیر و عافیت اور تندرستی اور سلامتی کے ساتھ اور یہ کہ میں زندہ رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ حاضر ہوں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ مطہرہ میں اور اگر مر گیا تو اَمانت رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی گواہی اور اپنی امانت اور اپنا عہد و پیماں اس دن سے لیکر قیامت کے دن تک اور وہ گواہی اس بات کی ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ایک ہے کوئی اُس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ پاک ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب عزت والا۔ اور سلام ہو رسولوں پر۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگا رہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے میری قبرِ اَنور کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی اور فرمایا محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے زیارت کی میری قبرِ اَنور کی میرے وصال کے

بعد گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

مدینہ طیبہ سے واپسی

اپنا قیام پورا کرکے آخرکار آپ واپس ہوں گے۔ مدینہ طیبہ، مسجد نبوی اور روضہ ءِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدائی فطری طور پر آپ کے لئے رنج وغم کا باعث ہوگی۔ بہرحال رخصتی کا دن آئے تو مسجد نبوی شریف میں حاضری دیجئے۔ ریاض الجنۃ میں دو رکعت نماز ادا کیجئے اور اپنی دنیا اور آخرت کے لئے دوسری دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کیجئے۔

اے اللہ! تیرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کی اس مسجد اور ان کے اس شہر اور شہر والوں کے حقوق و آداب کی اَدائیگی میں جو کوتاہیاں مجھ سے ہوئیں ان کو اپنے خاص فضل وکرم سے معاف فرما دیجئے اور میرے حج وزیارت کو قبول فرمایئے۔ اور مجھے یہاں سے محروم واپس نہ فرمایئے اور میری یہ حاضری، آخری حاضری نہ ہو، آئندہ بھی حاضری کی توفیق عطاء فرمایئے۔ اور بروز قیامت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت اور آپ کا قرب نصیب فرما دیجئے۔

آخری سلام

اس کے بعد روضہ ءِ مطہرہ پر آخری سلام کے لئے حاضری دیجئے، پہلے ذکر کردہ طریقے کے مطابق سلام عرض کیجئے اور دعا کیجئے۔

اس کے بعد یہ عزم کیجئے کہ جہاں بھی رہوں گا دین حق کی خدمت ونصرت پر کمر بستہ رہوں گا اور غمگین دل کو تسلی دیجئے کہ اگرچہ میرا جسم مدینہ طیبہ سے دور ہوگا لیکن میری روح ان شاءاللہ کبھی دور نہ ہوگی اور ہزاروں میل دور سے میرا درود وسلام فرشتوں کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہنچا کرے گا۔ اب آداب کی رعایت رکھتے ہوئے سنت کے مطابق مسجد نبوی سے باہر آیئے اور دعاء واستغفار کے ساتھ وطن روانہ ہوجایئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مدینۃ المنورہ کی زیارات

1۔ مسجد جمعہ

2۔ مسجد اجابہ

3۔ مسجد غمامہ

4۔ مسجد عمرؓ بن خطاب

5۔ مسجد علیؓ ابن ابی طالب

6۔ مسجد ابوذر غفاریؓ

7۔ مسجد شیخین

8۔ مسجد مستراح

9۔ مسجد بنی ظفر

10۔ مسجد قبلتین

11۔ مسجد الفتح

12۔ مسجد ذی الحلیفہ

13۔ جبلِ اُحد

14۔ شہادت گاہ حضرت امیرِ حمزہؓ

دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

داراالفلاح ٹرسٹ رجسٹرڈ کے زیرِ انتظام درج ذیل شعبہ جات

شعبہ صحت: فری ڈسپنسری میں 1 کوالیفائڈ ڈاکٹر اور 1 عدد ڈسپنسر کی خدمات حاصل ہیں روزانہ 4 گھنٹہ شام کے وقت مریضوں کو فری اَدویات دی جاتی ہیں۔

سلائی و کڑھائی: ادارہ کے قرب وجوار سے آنے والی غریب بچیوں کو مکمل سلائی وکڑھائی اور کوکنگ کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔

حفظ القرآن: اس شعبہ میں 3 اُساتذہ کرام بچوں کو قرآنِ پاک حفظ کروا رہے ہیں اَب تک سینکڑوں طلباء قرآنِ پاک حفظ کر چکے ہیں۔ مسافر طلباء کے لئے کھانا، رہائش، دوائی، جیب خرچ ساتھ ساتھ اَہلِ علاقہ سے آنے والے طلباء مستفید ہو رہے ہیں اور اِن شاءاللہ ہوتے رہے گے۔

ناظرہ: اَہلِ محلہ کے بچے صبح وشام ناظرہ قرآنِ پاک کی تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

تعلیمِ بالغان: نوجوان اور بزرگ قرآن ناظرہ، نماز، کلمے، جنازہ ودیگر نماز، روزوں کے اور روزمرّہ مسائل کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

تجویدوقرات: 2 سالہ تجوید وقرات کے اس شعبہ سے اب تک

سینکڑوں طلباء فارغ ہوکر ملک طول وعرض میں تجوید کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم میں مصروفِ عمل ہیں۔

شعبہ لائبریری: لائبریری میں 15 لاکھ کی دینی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اس کے علاوہ 20 مختلف ماہنامہ دینی رسائل باقاعدگی سے آتے ہیں جوطلباء وطالبات کی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔

درس حدیث وقرآن: اس میں روزانہ نمازِ فجر و دیگر نمازوں کے بعد دینی ضروری مسائل سے نمازیوں کو آگاہی دی جاتی ہے۔ دارالفلاح کے زیرِ انتظام شاہدرہ کی بڑی جامع مسجد بلال ہے یہاں جمعہ کے خطبات میں اتحاد بین المسلمین پر زور دیا جاتا ہے۔

آپ سے دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے ان شعبہ جات میں دَامے دِرمے سُخنے بھرپور ہر قسم کی مدد کی اپیل ہے۔ ہر سال اِدارہ اپنے جمع خرچ کے حساب کا آڈٹ اور رجسٹریشن کرواتا ہے۔

ناظم دارالفلاح ٹرسٹ

قاری محمد کرم دادا عوان

رابطہ: 0333-4856902

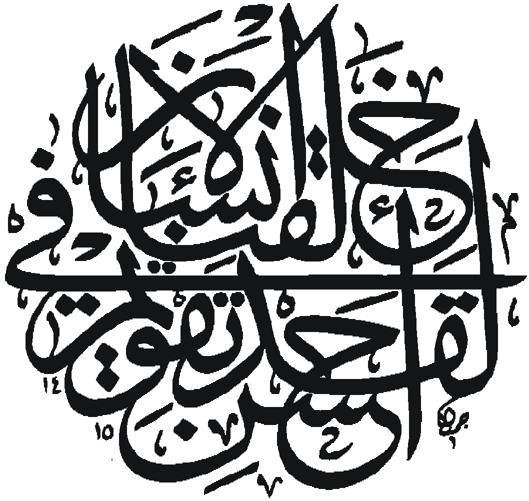
لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم

صل علی محمد